

# شمس الاسلام

ماہنامہ



حضرت لینا ظہور احمد صاحب بکوی

امیر حزب الانصار بحیرہ

پنجاب

افتخار احمد بکوی

سالانہ چندہ

دو روپے

تحت ادارہ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہنامہ

# شہد اسلام

مقام اشاعت

جامع مسیحی بھبیہ

سالانہ چندہ غیر ملک برائے عا ممالک غیر سے عا

جلد ۱ باب ۱ جون ۱۹۳۹ء ربيع الثانی ۱۳۵۸ھ نمبر ۴

نمبر شمار	فہرست	مضامین	نمبر شمار
۱	سودہ خیل کی تفسیر اور علامہ فراہی (تفسیر القرآن)	جناب مولانا محمد عالم صاحب آسی اترسری	۲
۲	باب الحدیث	(ادارہ)	۴
۳	عرض حال	(ادارہ)	۹
۴	اقسام کفر و تحقیق المسائل	جناب مولانا محمد برکت علی صاحب چشتی گوردوی کوٹا	۱۴
۵	بشارات احمد	جناب مولوی حبیب اللہ صاحب اترسری	۱۹
۶	نظم	جناب مولانا محمد حسین صاحب شوق پیلانوی	۲۱
۷	آخری نبی و حضرت مجدد صاحب کے کنز	جناب مولوی حبیب اللہ صاحب اترسری	۲۲
۸	مشرقی کا محکمہ تغیر	از جناب مومن صاحب سرحدی	۲۴
۹	شیعوں کی تبرا بازی اور حکومت یوپی	(ادیر)	۲۷
۱۰	درد مندانہ التجا - وغیرہ	خانزادہ غلام احمد خان صاحب ہنگو	۲۸
۱۱	کشف التلبیس جلد دوم رسلہ اشاعت گذشتہ	حضرت مولانا سید لایت حسین شاہ صاحب گیا	۱۵۱۲۴۵

اس جگہ سرخ نشان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے براہ کرم سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں وی پی پر ۲۰۰ روپے خراج ہوتے ہیں شیخ

# سورہ فیل کی تفسیر اور علامہ فراہی

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

(۳۵) اس مقام پر دو روایتیں ہیں جن سے پرندوں کی سنگباری یقیناً معلوم ہوتی ہے اول یہ کہ حرم کے کبوتر اسی پرندوں کی نسل سے بنائے جاتے ہیں جو ساحل جدہ سے سنگباری کے لئے آئے تھے مگر علامہ فراہی لکھتے ہیں کہ وہ افریقیہ سے آئے ہونگے اور وہ گدھیں تھیں اور اس اپنے مخصوص نظریہ میں انہوں نے لفظوں کی تراش و تراش سے بہت کام لیا ہے اس لئے تاریخ کی روشنی میں اسے بنظر استحسان دیکھے جانے کا کوئی حق حاصل نہیں دوسری روایت ہے کہ جب سے واقعہ فیل پیش آیا عرب میں چھپک کا مرض پیدا ہو گیا اور تلخ و زخمت پیدا ہو گئے مثلاً حمل آکھ اور اندرائن گو اس روایت پر تنقید ہو سکتی ہے، مگر یہ بات یقینی ہے کہ یہ اثر اس سنگباری کا ہی ہے جو پرندوں نے کی تھی ورنہ قریش کی سنگباری میں یہ تاثیر نہیں مانی گئی۔ لیکن علامہ فراہی اس ضد پر اڑے ہوئے ہیں کہ قریش کی سنگباری میں یہ تاثیر دلعت رکھی تھی۔

ابوہریرہ ملائکہ ہوا تو اس کا بیٹا مکیسوم حکمران ہوا۔ اور وہ مرا تو مکیسوم کا بیٹا مسروق حاکم ہوا۔ جس کو سعید بن ذبی یون کے حملہ میں فارس والوں نے قتل کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی حبشی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ان کی حکومت کا زمانہ صرف تیس سال تھا جس میں مذکور الصدر چار بادشاہ حکمران ہوئے، ارتباط اشرم، مکیسوم اور مسروق ابوہریرہ کی ہلاکت پر تمام عرب نے قریش کی شان میں مدحیہ قصائد لکھے جنہیں انہوں نے تمام واقعات مذکورہ الصدر کا ذکر کیا اور جب مسروق کی ہلاکت ہوئی اور سعید بن ذبی یون یمن چکران ہوا تو تمام عرب نے خدا کا شکریہ ادا کیا کہ حبشہ کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ اور حمیری حکومت پھر قائم ہو گئی۔ اسی سلسلہ میں تقریباً ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک وفد نے سعید کی خدمت میں تہنیت نامہ پیش کیا جیسر اس نے کمال احترام کے ساتھ انعام و کیران کو واپس کر دیا۔ امیہ بن ابی صلت نے اسی سلسلہ میں بادشاہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

اللہ تعالیٰ طلب اللہ اراکابن ذبی یون خیم فی البحر الامعاء احوالا اتی ہر قلا وقد شالت نعماتهم  
فلما بعد عند النص والدی سال ثمرانہی ضحی کسوی بعد عاشیة من السنین بھیں النفس فالما لا  
حتی اتی بنی الاحرار فیدم تخالہم فوق متن الارض اجبالا بیض واریة غلب اسابرة  
اسدی بن فی الغیضات اتبالا للہ درہم من فتنہ صبر مان رایت لہم فی الناس انبالا

لا یضجر من وان خوت مخاضهم ولا تری منهم فی الطعن میا لا ارسلت اسدا علی سودا لکلاد فقل  
اغشی شی بدھم فی الناس فلا لا فاشرب حبثا علی لیل الناج و قفعا فی راس غلمان دارا منک محلا لا  
تلك المکارم لا تقباز من لبین شیدا بجا فعدا لعد ابوالا فالتطب بالمسک الذ شالت نعامتہم  
واسبل لیوم فی بردیلہ سبالا

ترجمہ: بد لیلنا ہو تو بن نین کی طرح لو جو ساحل سمندر پر حملہ کے لئے کئی سال تک خیمہ زن رہا۔ پتے وہ  
شاہ ہرقل کے پاس آیا۔ مگر ان کی ماں مرگئی یا ان کا خزانہ کل گیا۔ تو اس نے ان سے امداد نہ پائی۔ دس سال بعد  
کسرے کے پاس مال و جان پر کھیلنا موا آیا۔ تو وہاں سے اسے امداد مل گئی اور فارسی بادروں پر سپہ سالار بن کر  
آگے بڑھا وہ بہادر زمین پر بہاڑ معلوم ہوتے تھے۔ سپید رنگ سردار تھے اور شیر صورت اسوار تھے بلکہ وہ شیر  
تھے جو جنگل میں اپنے بچے پالتے ہیں۔ اہا کیا سی ثابت قدم نوجوان تھے جنکی نظیر لوگوں میں نہیں ملتی۔ خود کٹ جاتیں  
تو نہیں گھبراتے۔ نیزہ لگے تو زمین پر نہیں گرتے۔ اٹھے بادشاہ تو نے کالے کتوں جیشتیوں پر سپید بھیج دیے۔ تو  
بھاگ کر نکلنے والے لوگوں میں دھکے کھا رہے ہیں۔ محل شاہی غمدان میں تاج پہن کر بڑی خوشی سے شراب  
پی۔ کارٹھائے نمایاں بھی ہیں دودھ کے دوپالے (مکارم نہیں) کہ پانی ملا کر پی لئے تو بعد میں مٹیاب منکر نکل گئے  
جیشتیوں کی ماں مرگئی ہے اب کسنوری خوب لگا ہے اور چار اور تھمد لگا کر خوب چلے۔

(۳) حضور علیہ السلام کی ولادت کے بعد دو سال حکومت حبش کا خاتمہ ہوا اور جب قریش کا وفد تنہیت کے  
لئے آیا تو سیف بن یزید غمدان میں تخت پر بیٹھا اپنے سر کسنوری لگا رہا تھا جبکہ شاعر نے بیان کیا ہے۔  
شامان عرب حاقری میں تھے تلوار سامنے تھی۔ جناب عبدالمطلب اجازت لیکر پیش ہوئے اور مبارکباد دی لاؤ  
جن الفاظ میں وہ تنہیت نامہ پیش کیا تھا ان کو ہم اس لئے نہیں لکھتے کہ آج ہماری نظریں عام مسلمان اپنی مذہبی  
زبان سے نا آشنا ہو رہے ہیں کہ اہل مذاق کے سوا ان سے لطف اٹھانے کا حق دار کوئی نہیں اور آج ان کی تعداد  
بھی بہت کم ہے یاد شاہ نے پوچھا کہ تم کون ہو تو آپ نے فرمایا قریش کا سردار ہوں تیسرا بادشاہ نے فرمایا کہ  
پھر تم تو ہمارے بھانجے ہو آپ مہمان خانہ میں تشریف لے جائیے اب پورا ایک ماہ گزر گیا قریش کا وفد  
مہمان خانہ میں فروکش ہوتے ہوئے تنگ آ گیا بادشاہ خدمت نہیں دیتا کہ واپس جائیں آخر خدا خدا کر  
کے ایک دن بلا کر خلوت میں لے گیا اور کہا کہ میں تم کو ایک راز کی بات بتاتا ہوں جو میں نے اپنی کتابوں  
میں پڑھی ہے وہ یہ ہے کہ تمہارے علاقہ تہام میں ایک بچہ ہوگا۔ کہ جبکہ دوکاندھوں کے درمیان ایک خال  
ہوگا۔ اس کی برکت سے تمہاری ریاست قیامت تک قائم رہے گی۔ یہی وقت ہے کہ وہ پیدا ہوگا۔ یا ہو  
چکا ہے اس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اسکے والدین مرجائینگے اور چچا اور دادا کی کفالت میں آئے گا

اس کے بعد قوم حیر کے آدمی اسکی امداد میں کھڑے ہو جائینگے۔ دشمنوں پر فتیاب ہوگا۔ زمین کا مالک ہوگا خدا کی عبادت کریگا بت شکن ہوگا۔ تشکر سے سر در کے گا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کام ہوگا۔ یہ شکر جناب عبدالمطلب سجدہ میں کر گئے اور بادشاہ نے پوچھا۔ کہ کیا کچھ نہیں بھی معلوم ہے کہ اس کے میرے بیٹے عبد اللہ نے آئندہ سے شادی کی تھی تو ایک بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام میں نے محمد رکھا۔ ایک خال بھی کاغذوں پر موجود ہے اور وہ اب میری کفالت میں ہے بادشاہ نے کہا کہ بس یہ وہی بچہ ہے یہود سے محفوظ رکھو اور کسی کو نہ بتائو ورنہ ممکن ہے کہ دشمن ڈور سے ڈاکر تباہی کا سامان پیدا کریں۔ اس بچہ کا پایہ تخت مدینہ طیبہ ہوگا۔ انیسویں اگر میں اس وقت تک زندہ رہتا تو ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ تاہم ایک سال بعد مجھے خبر دیں خدا کی قدرت وہ سال سے پہلے ہی مر گیا پھر اسے کمال اترام کے ساتھ بڑا انعام دیکر جناب عبدالمطلب کو خدمت کیا لوگ کثرت انعام پر حیر کرتے تھے تو آپ فرماتے تھے ابھی یہ کیا حد ہے کچھ عرصہ بعد ایک ایسی بات پیش آئیگی۔ کہ تم حمد کرتے کرتے مر جاؤ گے انتہی مختصر اولا جہالۃ عموماً الناظرین بالحریۃ انقلبت ہذا

۱۱ کالمۃ بین الملک و عبدالمطلب لفظاً بلفظ

(۲۸) جناب ارزقی لکھتے ہیں کہ اگر قرآن مجید میں واقعہ قبل مذکور نہ ہوتا بھی یہ واقعہ ایسا مشہور تھا کہ عرب اشعار میں مذکور ہو چکا تھا۔ مکہ کے بچے بھی جانتے تھے اور اسی سے سندۃ القیل کی تاریخ بھی جانتی تھی ذیل میں چند اشعار نقل کرتے ہیں جن میں اس واقعہ کا ذکر موجود ہے ابو طفیل کا قول ہے کہ

تروی مذائب و سمی اطاع لہما بالجح ع حیث عصی اصحابہ القیل

میری اونٹنی ان باران رشیدہ چرا گا ہوں کو چرتی ہے جو جزع میں اسے دستیاب ہوئی میں اور یہ وہی جگہ ہے کہ جس میں بائیں اپنے مالک سے نازبان ہو گیا تھا علامہ فراہی کا خیال صحیح ہوتا۔ تو شاعر کا فرض تھا کہ جنح کی جگہ خیبت کا ذکر کرنا جو سنی میں واقع ہے کیونکہ اس سے شعر کے توازن میں بھی فرق نہیں آتا تھا۔

(۲۹) صیغی قریش کو مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ

قوموا فصلوا ربکم و تعوذوا بارکان هذا البیت بین الاخشاب فخذکم منہ بلاؤ و مصدق عند و ابی بکرم ہادی الکتاب فلما اجازوا لطن نغان ردھم جنود الملیک بین ساقی صاحب فلولی عانا دین ولم یؤب الی اھلہ لمجیش غیر عصائب

تم کھڑے خدا کی حاضری بھرو اور اس گھر کے پردوں میں پناہ لو جو بارانوں میں واقع ہے۔ کیونکہ خدا کی ہی طرف سے تم پر ابتلاء اور تسکین آئی تھی جب کہ ابراہیمؑ کی کشتی کرتے ہوئے لطف نغان سے باہر نکل آیا تھا۔ تو خدا کے لشکر نے اسے واپس کر دیا تھا جبکہ وہ مقام صاف اور صاحب کے درمیان تھا۔ تو اس کے آدمی

شرمندہ ہو کر واپس مر گئے مگر سوائے چند آدمیوں کے کوئی سلامت نہ گیا۔

اس موقع پر علامہ فرمایا نے سات اور صاحب کا معنی آندھی لیا ہے جو سر اسر غلط ہے کیونکہ کسی مورخ نے آندھی کا آنا نقل نہیں کیا۔ بلوغ الارب سیرت ابن مشام کی کوئی روایت اس نظریہ کی تائید نہیں کرتی۔ علاوہ بریں شعر کی بندش اور لفظ بین کا استعمال بھی تباراً ہے کہ یہاں مقامات کا ذکر ہے اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ مصنف نے ان دونوں لفظوں کو مقامات کی فہرست میں ذکر کیا ہے (۳) ابوقیس کا قول ہے کہ

ومن صنعہ یوم ذیل الجیوش اذا کلمنا بحتولا رزم محاجنہم تحت اقراہہ  
وقد کلموا الفہ بالحزم وقد جعلو سوطہ معولا اذا تمیسا قفاہ کلہم  
فارسل من فوقہم حاصبا یلفہم مثل لفت القمر یحث علی الطیر احبنا دہم  
وقد ناجوا کثوا ج الغنم

ترجمہ اصحاب الفیل کے دن خدا کی قدرت تھی کہ ہاتھی کو بہتر ابھارا مگر وہ بیٹھ گیا۔ آنکس اس کے اعضاء کے نیچے رکھ دی اوٹیل ڈال کر اس کی ناک بھی چھید ڈالی، ڈرہ کی بجائے گنتی سے چلایا۔ اور جب چلتے تو اس کی گردن بھی زخمی کرتے تھے۔ تو عین اسی وقت خدا نے اوپر سے کنکریاں بھیجیں جو ان کو تنکوں کی طرح گچھ گچھا کر رہی تھیں۔ پرندوں پر ان کے لشکر آوازیں کستے تھے اور بکریوں کی طرح بول رہے تھے۔ علامہ فرمایا نے یہاں صاحب کے لفظ سے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ آندھی تھی حالانکہ صاحب کنکریوں کو بھی کہتے ہیں پھر تکلف سے شبہ پڑا کہ آندھی ہی لپٹ کر رکھ دیتی ہے حالانکہ کعصف ماکول کی روشنی میں ملیا میٹ کر دینے کا معنی مراد ہے آندھی تو اڑا کر لے جاتی ہے وہاں پر رکھ دینے کا کیا معنی؟ (۴) ابوالصلت کہتے ہیں کہ

ان آیات ربنا بینات لا یماری بہن الا کذورا حبس الفیل بالمعص حتی  
ظل یحبس کافہ معقورا واصنعا حلقتہ الجران کما قطرة صخرۃ من کلبک محبود

ترجمہ ہمارے خدا کے اعجازی نشان ظاہر ہیں منکر کے بغیر ان میں کسی کو شبہ نہیں پڑتا نہ چنانچہ معص میں ہاتھی روک دیا گیا اور اس طرح بیٹھ رہا کہ گویا اس کی کھوپچیں کاٹ دی گئی ہیں اور اپنی گردن زمین پر یوں رکھ دی کہ ایک پہاڑ سے کسی نے پتھر کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ اس شاعر نے علامہ فرمایا کے خلاف قطعی فیصلہ کر دیا کہ ہاتھی کی تباہی حیف، مٹی۔ بطن محسی اور جوار ثلث کے پاس نہیں تھی بلکہ خاص منحس میں تھی۔

اور یہ وہی مقام ہے جس میں ابو رغال کی قبر کو سنگسار کیا جاتا تھا اور مکہ سے خاص فاصلہ پر تھا۔ اخیرہ شاعر کہتا ہے کہ انت جلست الفیل بالمعص حبستہ کافہ مکروس من بعد ما ہم بشری مجلس  
بجس ترھوق فیہ الا نفس وقت ثبات ربنا لم تدنس یا وھب المحی الجیع الا نفس

وَاللّٰهُمَّ مِنْ طَارِقٍ مُنْفَسٍ وَجَاهِهِمْ مِثْلُ الْجَوَارِ الْكَدَسِ اَنْتَ لِنَانِي كُلِّ اِمْرٍ مَوْسٍ  
وَفِي هِنَاتٍ اخَذْتَ بِالْاَنْفَسِ

(ترجمہ) یا اللہ تو نے مقامِ نمس میں روک دیا سیارہ کا۔ کہ گویا اس کے پاؤں زخمی ہیں۔ جب ان سے حملہ کا ارادہ کیا تو اسے بری طرح روکا۔ اور اس مقام پر لشکر کی جان پرین گئی۔ وہ پریشانی کا وقت تھا۔ یا اللہ تو نے ہم کو اس سے ملوث نہیں کیا۔ تو ہی نے تمام قبائل قریش کی جان بخشی کی تھی۔ اس وقت ان کا علم غلط کرنے والا اور رات کو امداد دینے والا کوئی نہ تھا اور نہ ہی سب سیاروں کی مانند ان کا کوئی پڑوسی تھا۔ تو ہی ہر ایک تکلیف مصیبت میں ہمارا حامی ہے۔ اور ان مشکلات میں بھی تیرا ہی بھر و سارے جو روح کو قبض کر لیتی ہیں اس شاعر نے تو کمال ہی کر دیا۔ قریش کا سارا نقشہ کھینچ کر سامنے رکھ دیا۔ کہ پہاڑوں کی کھوہ میں بے آس ہو کر پریشان بیٹھے تھے اور رات اسی پریشانی میں گزاری صبح ہوئی تو نمس میں اور وہی نمس جہاں ابورغال کی قبر ہے خدا نے ہاتھی کو روک دیا اور وہیں ابرہہ کا لشکر تباہ ہوا۔ جناب فرما ہی اگر آج زندہ ہوتے تو ضرور اس نصرتی بیان کو دیکھ کر اپنی رائے تبدیل کر دیتے (۶) ابن اذینہ کہتا ہے کہ

لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى مِنْ مَفْزِعٍ مَعَ الْمَوْتِ يَلْحَقُهُ وَالْكَبِيرُ لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى عَصَى لَا  
لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى مِنْ مَفْزِعٍ مَعَ الْمَوْتِ يَلْحَقُهُ وَالْكَبِيرُ لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى عَصَى لَا  
لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى مِنْ مَفْزِعٍ مَعَ الْمَوْتِ يَلْحَقُهُ وَالْكَبِيرُ لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى عَصَى لَا  
لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى مِنْ مَفْزِعٍ مَعَ الْمَوْتِ يَلْحَقُهُ وَالْكَبِيرُ لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى عَصَى لَا  
لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى مِنْ مَفْزِعٍ مَعَ الْمَوْتِ يَلْحَقُهُ وَالْكَبِيرُ لَعَلَّ مَا لَلْفَتَى عَصَى لَا

(ترجمہ) تم سچ سمجھو کہ انسان کو موت اور بڑھاپے کے ہوتے ہوئے کوئی بچاؤ کی صورت نہیں میں پھر کتاہوں کہ انسان کے لئے کوئی جانپناہ نہیں اور نہ ہی اسکے واسطے کوئی آسرا ہے۔ کیا اسکے بعد بھی کوئی نجات کی صورت ہے کہ حمیر کے قبائل تباہ ہو چکے ہیں جو ایک دن ذات العبر میں آئے تھے اور ان کے ہنر از قہم کے سامان حرب اور مددگار تھے اور اس طرح آئے تھے۔ کہ بارش سے پہلے آسمان پر ابر بھیا جاتا ہے۔ ان کی گیر و دار کی آواز موٹے گھوڑوں کو بھی بہرہ رکھ رہی تھی اور جس سے لڑتے تھے اپنی گندی ہوا سے ہی اس کو تباہ کر دیتے تھے وہ ان گنت ذرات خاک کی طرح بھوتے معلوم ہوتے تھے جن کی آمد سے سرسبز درخت بھی خشک ہو رہے تھے، شاعر نے حبش ابرہہ کا نقشہ پیش کیا ہے جو موضع حمیر مضافات صنعاء میں تھا اور جس میں ابرہہ کی فوجیں رہا کرتی تھیں کہ وہ بے شمار تعداد میں تھے مگر سب ہلاک ہوئے (باقی آئندہ)



# رسول اکرم ﷺ کی دعائیں

(باب الحدیث)

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الملک والہ الحمد  
فرض نمازوں کے بعد کی دعائیں وہو علی کل شئی قدی اللہم لا مانع لما نفع ولا  
معطى لما منعت ولا یففع ذالجد متاک الحمد (صحیح بخاری)

ترجمہ اللہ کے سوا کوئی سزاوار پستش نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی ثانی نہیں۔ اسی کے لئے حمد ہے  
وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو دنیا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کو کوئی  
دینے والا نہیں اور سرمایہ دار کو اس کی دولت تجھ سے متغنی نہیں کر سکتی۔

اللہم اغفر لی وارحمنی واہدنی وعافنی وارزقنی (مسلم شریف) ترجمہ  
نو مسلم کی دعائیں اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت دے اور مجھے اپنی حفاظت  
میں رکھ اور رزق عطا فرما۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو حلقہ اسلام میں داخل فرماتے تھے۔ تو پہلے اس کو نماز کی تعلیم  
دیتے اور اس کے بعد اس دعا کو پڑھنے کی ہدایت فرماتے جو لوگ تبلیغ اسلام کا مقدس کام کرتے ہیں ان کا  
فرض یہ ہے کہ وہ اس دعا کو یاد کر لیں۔ اور جب کبھی کوئی غذا کا بندہ اطاعت و فرمانبرداری کے عزم کے ساتھ  
حلقہ بگوش اسلام ہو تو اسوۂ نبوی کے مطابق اس کو یہ دعا یاد کرادی جائے۔

اللہم اہدنی وسیلہ دینی (مسلم شریف) ترجمہ اے اللہ!  
طلبکار ہدایت دولت کی دعائیں مجھے ہدایت فرما اور راہ ہدایت پر قائم رکھ۔

اللہم انی اسئلك علماً نافعا وعملاً  
علم نافع عمل مقبول اور رزق طیب کی دعائیں تقبلاً و رزقاً طیباً ترجمہ اے اللہ میں تجھ  
سے نفع بخش علم مقبول عمل اور پاک رزق کا طلبکار ہوں۔

اس دعا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ حضور کے عمل کے مطابق مسلمانوں کو بھی  
نماز فجر کے بعد پڑھنا چاہئے۔ اگرچہ اس دعا کا کسی وقت پڑھنا خالی از نفع نہیں۔

اللہم انفعنی بما علمتہنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علماً ترجمہ اے اللہ  
ترقی علم کی دعائیں جو کچھ تو نے مجھے علم سکھایا ہے اس سے مجھے نفع دے اور جو چیز مجھے نفع دینے

والی ہے اس کا علم عطا کر۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ  
 اللَّهُمَّ مَا رَزَقْنِي مِمَّا أَحَبُّ فَأَجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِي مِمَّا أَحَبُّ  
 اللَّهُمَّ مَا دَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أَحَبُّ فَأَجْعَلْهُ ذَا غَايَةٍ فِي مِمَّا أَحَبُّ (نزدی شریف) ترجمہ اے اللہ!  
 اپنی محبت اور اس شخص کی محبت کی توفیق دے جس کی محبت تیرے نزدیک نفع دے اے اللہ جو پسند  
 چیزیں تو نے مجھ کو عنایت فرمائی ہیں ان کو میرے لئے اچھے امور کی قوت کا سبب بنادے۔ اے اللہ  
 پسندیدہ شے تو نے مجھے نہیں عطا فرمائی۔ مجھے اپنی پسندیدہ چیز کی عطاء سے اس سے بے نیاز کر دے۔



ہمیں علمائے نبویوں کی طرف سے ایک مطبوعہ اعلان بعنوان "خاکساروں کو دعوت حق"،

موصول ہوا ہے یہ اعلان منجانب مولوی محمد رحمان صاحب مولوی محمد الدین  
 صاحب، مولوی محمد اکبر صاحب، مولوی صاحب حق عبدالرؤف صاحب، مولوی غلام محیی صاحب، مولوی  
 محمد یوسف صاحب، مولوی خلیفہ میر یعقوب شاہ صاحب، مولوی امیر محمد صاحب، مولوی عبدالکیم صاحب،  
 مولوی محمد صدیق صاحب، مولوی اجیاء الدین صاحب، مولوی صدر الدین صاحب، مولوی فقیر شاہ صاحب،  
 مولوی محمد سلطان صاحب، مولوی امیر صاحب شاہ صاحب، مولوی مصباح الدین صاحب، مولوی عبدالرحیم صاحب،  
 مولوی علی محمد صاحب، مولوی عبدالحق صاحب، مولوی عبدالرحمن صاحب، مولوی حمید اللہ خان صاحب، مولوی گل  
 رحمن صاحب، مولوی محمد شاہ صاحب، مولوی بہرام خان صاحب، مولوی شاہ مقصود صاحب، مولوی عبداللہ خان صاحب،  
 مولوی حبیب شاہ صاحب، مولوی محمد حلیم صاحب، قاضی حبیب تراز صاحب، مولوی حبیب الرحمن صاحب، مولوی شرف الدین  
 صاحب شامل ہوا ہے اس اعلان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

عنایت اللہ المشتقی کی تحریک ہم باطل و بھڑکی کی ایک کڑی قرار دیتے ہیں۔ ہم ایک بار پھر تمام محبت کے طور پر مشرقی کو مطلع کرتے  
 ہیں کہ شرائط مناظرہ طے کرنے کے لیے تین تین کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اگر وہ مناظرہ کیلئے تیار نہ ہو تو از روئے شریعت اس کی تطہیر تشریک  
 ہونا حرام ناجائز و بدیہی ہے ہم ملتان کو مشورہ دیتے ہیں کہ اسلام کے انصار کو فوج محمدی میں شامل ہو جائیں اور صحیح اسلامی اصولوں کے تحت  
 عسکریت کا جذبہ پیدا کریں، محمدی فوج (انصار المسلمین) کی شائیں ملک کے طول و عرض میں قائم ہو رہی ہیں اس فوج کے  
 اصولوں سے کامل اتفاق ہے نبویں بھی محمدی فوج کی بھرتی جاری ہے اور مختلف مواضع سے تقریباً دو سو سپاہیوں کے نام  
 امیر لواء خان محمد یوسف خان کے پاس پہنچ چکی ہیں جملہ مسلمانوں کو چاہئے کہ حضرت مولانا طاہر احمد صاحب بکچی صدر مجلس  
 حزب الانصار بھیرہ و قاضی اعظم کے ارشاد کے مطابق محمدی فوج میں بھرتی ہو جائیں مشرقی کو مناظرہ کرنا منظور ہو تو حضرت مولانا طاہر

حق صاحب مولوی محمد رحمان صاحب ان بنی آدم علیہم السلام کی روح و اطلاع دی ہے۔

# عرض حال

**تعلیم الاسلام** جامع مسجد بھیرہ میں دارالعلوم غزنیہ کے ذریعہ قرآن و حدیث فقہ و تفسیر و دیگر علوم اسلامیہ کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ مجددہ تعلقے جاری ہے مسجد دروازہ چک والہ میں روزانہ بعد نماز صبح تفسیر القرآن کا درس ہوتا ہے۔ کثیر تعداد میں مسلمان اس درس سے مستفید ہو رہے ہیں جوڑہ کلاں ضلع شاہ پور کے مدرسہ القرآن کو بھی حزب الانصار نے اپنی سرپرستی میں لینا منظور کر لیا ہے کہ وہڑیکا ضلع ملتان کا مدرسہ عربیہ بھی ترقی پذیر ہے۔

**تبلیغ احکام الہی** سیرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مذہب اہل سنت کی صداقت و حقانیت پر امیر حزب الانصار نے بک شریف، اللہ دھوری بنوں لکی مروت، ڈیرہ اسماعیل خان ٹانک اور جھوک منگور میں متعدد تقاریر ارشاد فرمائیں۔ مولانا حبیب اللہ صاحب امرتسری کی خاکساریت مرثیت کی تردید اور فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تلم لنگ، پنڈی گھیب، پیل، راہو پٹدی، کوہ مری، پنج جنگ، کھوڑ چنچی، ٹمن، ٹٹی و دیگر مقامات پر حقائق افرور تقاریر ہوئیں۔ مولانا محمود کشمیر جالبے ہیں۔ آپ کچھ عرصہ کشمیر میں مرثیت کی تردید کے لئے دورہ کریں گے۔ مولانا میر شاہ صاحب نے اجالہ ضلع امرتسر مرگودھا جھوک منگور و دیگر مقامات پر حق تبلیغ ادا کیا مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی نے چکوال ٹکسیاہ ہری پور ہزارہ، بھو اور گڑھس کا دورہ کیا اور ان مقامات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ذکر کے علاوہ خاکساریت کی تردید کا فرض ادا کیا۔

**عسکریت تنظیم** ”محلّی فوج“ کی بھرتی پنجاب کے مختلف مقامات پر جاری ہے نوجوانان اسلام عسکریت تنظیم کے مبارک کام کا آغاز ہو چکا ہے چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ساڑھے پانچ ہزار نوجوانوں کا منظم ہونا حیرت انگیز امر ہے ”فوج محمدی“ کے سپاہیوں کو انصار الاسلام یا انصار المسلمین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اسلام کی نصرت و تائید کے لئے انصار الاسلام کی منظم جماعتوں کا قیام ضروری امر ہے چھ ماہ کے عرصہ میں میانوالی بھیرہ ہری پور ہزارہ اور ٹکسید میں انصار الاسلام کے فوجی مظاہرے بے حد کامیاب رہے خاص طور پر حسین صاحب کی جماعت خدام الاسلام (بھیں) نے بھی ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریت کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کر لیا ہے ضلع کیمپور کے امیر العسکر یعنی سالار علی صاحبزادہ محمد فضل الدین صاحب خلع الرشید حضرت مولانا احمد الدین صاحب

سجادہ نشین مکہ مقرر کئے گئے ہیں آپ کے ماتحت مکہ اور یثرب گھیب میں جیوش قائم ہو چکے ہیں۔

ضلع بنوں کے امیر العسکر جناب خان محمد یوسف خان صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ شہرنوں اور اس کے مضافات میں انصار الاسلام کی تعداد دو سو سے زیادہ ہو چکی ہے۔ لکی مروت میں بسکر دگی خان محمد جان صاحب رئیس و حافظ فقیر مولانا غلام مصطفیٰ صاحب صدیقی در محمدی فوج، قائم ہو چکی ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں مولانا محمد حیات صاحب و جناب غلام حسین صاحب و دیگر مخلص احباب کی مساعی جمیلہ سے حزب الانصار کی عجات منظم ہو رہی ہے اور فوج محمدی کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔ ٹانک میں بھی ”فوج محمدی“ کی بھرتی جاری ہے۔ مولانا محمد حیات صاحب کو ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا امیر العسکر اور قاضی منظور حسین صاحب کو ضلع جہلم کا امیر العسکر مقرر کیا جاتا ہے۔ ”ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر“ کے کارکنان کا عارضی انتخاب مار اپریل کو متعام ٹیکسلہ ہوا تھا انشاء اللہ ماہ جون کے آخر یا جولائی کے پہلے مفتہ میں پنجاب کے کسی مرکزی مقام پر تمام عساکر کے نمائندوں کا ایک اجتماع منعقد ہوگا۔ جس میں کارکنان ادارہ کا انتخاب ہوگا۔ اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا جائیگا۔

حضرت صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب و حافظ فقیر مولانا غلام مصطفیٰ صاحب صدیقی کی مساعی جمیلہ قابل تحسین ہیں صاحبزادہ صاحب کی مساعی جمیلہ سے یثرب گھیب، مکہ و دیگر کئی مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور آپ نے جمعیت فقیر صاحب محمد و امیر حزب الانصار کی رفاقت میں بنوں لکی ڈیرہ اسماعیل خان و ٹانک کا تبلیغی دورہ کیا۔

حضرت صاحبزادہ مولانا فخر الزمان صاحب سالار اعظم فوج محمدی، ملک اللہ داد خان صاحب رئیس عیسے خیل ڈاکٹر سید محمد شاہ صاحب ٹھٹوی و قاضی منظور حسین صاحب حبیبی اثیر پشیمہ ہستیوں کا وجود قابل فخر ہے۔ حضرت صاحبزادہ فخر الزمان صاحب سفر حج سے واپسی کے بعد علیل رہے ہیں امید ہے کہ آپ جب سابق اثیر دسرفروشی سے کام لے کر فوج محمدی کی ترتیب و تنظیم کے لئے ضلع میانوالی کا دورہ فرمائیں گے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ایک محترم خاتقاہ زکوٹری کے نام سے موسوم ہے مشائخ زکوٹری کے ارادتمندوں کی تعداد صوبہ سرحد و پنجاب میں نہراوں سے متجاوز ہے حضرت صاحبزادہ عبدالرحمان صاحب زکوٹری و صاحبزادہ حبیب اللہ صاحب زکوٹری نے خاکساری تحریک کو قابل نفرت قرار دیتے ہوئے ”محمدی فوج“ میں شمولیت کو مستحسن امر قرار دیا ہے انشاء اللہ حضرت زکوٹری کے ارادتمندوں پر اس اعلان کا خاطر خواہ اثر ہوگا۔

ٹانک سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر بان خیل کی بستی میں ایک فقیر صاحب رہتے ہیں جنکے تقدس طہارت اور اتفاقا شہرہ دور دراز تک پہنچ چکا ہے۔ ضلع بنوں یا غستان کے لاتعداد قبائل ان کو اپنا روحانی پیشوا

تسلیم کرتے ہیں اور ان کے ہر فرمان کی تعمیل اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں مشرقی کے چیلوں نے فقیر صاحب پر اپنا اثر ڈال کر ان سے اپنے حق میں فتوے لینا چاہا۔ مگر فقیر صاحب نے حالات کی تحقیق کے بغیر اپنی رائے ظاہر کرنے سے احتراز فرمایا امیر خرب الانصار کے مشورہ سے حضرت صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب و فقیر حافظ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب ٹانگ سے اماں خیل تشریف لے گئے اور فقیر صاحب کے سامنے خاکساری مذہب کی حقیقت واضح کر دی حضرت فقیر صاحب نے مشرقی اور اسکے چیلوں سے بیزاری کا اعلان کر دیا۔ بلکہ ان کے کفر کے فتویٰ پر اپنے دستخط بھی فرمادئے اس طرح مشرقی کے چیلے اپنے دام ترزور میں ناکام رہے فاکسمد اللہ علیہ ذلک۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ مولانا خواجہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین تونسہ تشریف کے متعلق خاکساروں نے بہت کچھ غلط فہمی پھیلا رکھی تھی حضرت صاحب ممدوح نے خاکساروں کے کہیپ کے لئے ایک خیمہ اور دو گھوڑے عاریتاً ایک دفعہ دئے تھے اس واقعہ کی تشہیر پورے رور کے ساتھ کی جا رہی تھی۔ حضرت خواجہ صاحب تحریک خاکساری کی غرض و غایت سے قطعاً ناواقف تھے حضرت صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر ”تذکرہ“ کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے مشرقی کے کفریات سن کر حضرت خواجہ محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین کی رگ غیرت و حمیت حرکت میں آئی آپ نے مشرقی کو کافر نہیں بلکہ الکفر قرار دیا۔ آپ اپنے ارادتمندوں کو ایسی کفر پرور تحریک سے بیزاری کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔

سہانپور، کلکتہ و دیگر مقامات پر بھی فوج محمدی کی بھرتی کا کام شروع ہو چکا ہے انشاء اللہ یہ تحریک ملک کے طول و عرض میں پھیل کر مسلمانوں کے دلوں میں اسلامی غیرت و دینی حمیت کا جذبہ پیدا کر دیگی، وما ذکر لاک علی اللہ لعزیز۔

کھروڑ پکا ضلع ملتان میں ”محمدی فوج“ کے انصار کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے مولوی محمد سعید صاحب جیلہ قرشی کو وہاں کا امیر العسکر مقرر کیا جاتا ہے۔

تمام ماتحت مجالس اور تمام عساکر کے کارکنوں کو چاہئے کہ مجلس مشاورت کے مقام و تاریخ مقرر کرنے کے متعلق اپنی آراء سے مولانا محمد اوڈ صاحب ناظر اداء محمدیہ عسکر یہ ٹیکسلہ ضلع راولپنڈی کو مطلع فرمائیں۔

(منجانب ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر یہ)

کھروڑ پکا اور اس کے مضافات میں انصار الاسلام ر فوج محمدی کی بھرتی کا کام جاری ہو رہا ہے کھروڑ پکا کے طلبہ کو تبلیغ و تقریر کے لئے تیار کیا جاتا ہے حزب الانصار کھروڑ پکا کو اس سوال المکرم سے آخراہ صفر تک کل آمد ۰۔ ۲۰۰۰ اور خرچ ۰۔ ۲۰۰۰ ہوئے۔



## حضرت صاحبزادہ سید محمد فضل شاہ صاحب امیر حزب اللہ کا مکتوب گرامی

خاکساری تحریک سے بیزاری اور محمدی فوج کے ساتھ  
اشترک عمل پر آمادگی کا اظہار

حضرت صاحبزادہ سید محمد فضل شاہ صاحب اور مدیر شمس الاسلام کے درمیان، بحسب اللہ والبعض  
للہ کے جذبہ کے ماتحت عرصہ سے اختلافات موجود تھے۔ شاہ صاحب مدد و جفاکاری تحریک  
کے ساتھ حسن ظن رکھتے تھے اور مشرقی کے کفریہ اقوال کی بھی تاویل فرما دیتے تھے حضرت شاہ  
صاحب کے تازہ مکتوب سے جو آپ نے مدیر شمس الاسلام کو لکھا ہے ہمیں خاص مسرت حاصل ہوئی  
جہاں تک خاکساری کی تردید کا تعلق ہے اختلافات دور ہو چکے ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب  
نے مدیر شمس الاسلام کے جذبہ عمل کو مستحسن قرار دیا ہے بلکہ غایت لطف و کرم سے اشترک عمل کا وعدہ فرما  
کر ہمیں مزید مطمئن فرمایا ہے ہم اس مکتوب کو اس جگہ بجنسہ نقل کر دیتے ہیں تاکہ حضرت شاہ صاحب کے  
ارادہ مند اپنے فرض کو محسوس کر کے ہر جگہ خاکساری کی تردید کے لئے میدان عمل میں نکلیں اور حزب اللہ  
کے رضا کاروں کا بھی فرض ہے کہ اپنے امیر کے حکم کی تعمیل میں ”محمدی فوج“ کے سپاہیوں کے ساتھ  
اشترک عمل سے دریغ نہ کریں۔

رب العالمین کے لطف و کرم سے وہ دن بھی جلد آنے والا ہے جبکہ فیض کے خلاف بھی شاہ صاحب  
کی طرف سے عملی اقدام کا آغاز ہو گا۔ اور ہم کامل طور پر متحد ہو سکیں گے۔

و عسی اللہ ان یجدنا لجددنا لثامی

بسم اللہ تعالیٰ

جلال پور شریف  
مارچ الاول ۱۳۵۷ھ { مکرم و محترم جناب مولوی صاحب و فقہنا اللہ سبحانہ و ایاکم لما یحبہ یرہ  
و علیکم السلام ورحمۃ اللہ

یا دفرمائی کا شکریہ! ترسیل جواب میں توقف علالت کے سبب ہوا۔

فتنہ خاکساری کے خلاف اس فقیر کا اقدام احب اللہ والبعض للہ کے  
عین مطابق ہے۔ جبکہ ملحد مشرقی کی ریشہ دوانیاں اور علمائے کرام و متنفذین عظام کے

خلافت اس کی ہرزہ سرائیاں حد اعتدال سے متجاوز ہو چکی ہیں۔ اور اس کے مزعومہ جہاد کی غایت و غرض محض امت مرحومہ کے اکابر و عمائد کی بیخ کنی عامۃ المسلمین کو ان سے بدظن کرنے اور اسلامی ستاروں کو بے حقیقت بنانے سے ہے۔ آغاز کار میں ظن المومنین خیبر کے حسب فحوائی یہ فقیر مخالفت میں متاثر رہا۔ مگر اس کی موجودہ روش سے یہ نتیجہ نکالنا بالکل آسان ہے کہ وہ ضال مطلق بنکر مسلمانوں کے مال اور ایمان پر متصرف ہونا چاہتا ہے۔

گذشتہ دورہ حزب اللہ میں ہر ایک مقام پر صاف اور غیر مبہم الفاظ میں بلا لوثہ لائٹ اسکی مخالفت کی گئی اور حاضرین کو اسکے خیالات و عقائد سے متعارف کیا گیا۔

آپ کی مساعی جمیلہ جو آپ نے اس فتنہ ملعونہ کے انسداد و اشتیصال کی غرض سے اختیار کر رکھی ہیں لائق تحسین و ستائش ہیں۔ یہ فقیر اس معاملہ میں آپ سے اشتراک عمل کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔

بعض ناخوشگوار معاملات پیدا ہوجانے کے باوجود اگر آپ کے دل میں محبت کا اثر موجود ہے تو یہ فقیر بھی آپ کے دیرینہ خوشگوار برادرانہ محبت آمیز تعلقات کو نہیں بھولا اور نہ بھول سکتا ہے و عسی اللہ ان یحدث بعد ذلک احوا۔ واللہ معکم  
خیر طلب فقیر الوالبرکات کان اللہ لہ امیر حزب اللہ

## انصار الاسلام (فوج محمدی) کا دستور العمل

ملک کے طول و عرض سے فوج محمدی میں شمولیت کے لئے اکابر ملک اور اسلامی ترب رکھنے والے مخلص نوجوانوں کی درخواستیں ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ میں موصول ہو رہی ہیں۔ دستور العمل لا عمل مرتب کرنے کے لئے جلد از جلد پنجاب کے کسی مرکزی مقام پر مجلس مشاورت ہوگی مجلس مشاورت کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔ فی الحال دستور العمل کا خاکہ انصار الاسلام کے اصول جدیدہ ہدایہ شائع کئے جاتے ہیں تاکہ جو لوگ اپنے ماں انصار الاسلام کی جماعت قائم کرنا چاہیں انہیں اصول و قواعد سے واقفیت حاصل ہو سکے۔

(منجانب ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ)

## فوج محمدی کے اصول

(۱) والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیاء لبعض یا مومن بالمعروف ونہیہ عن المنکر کے حکم کی تعمیل میں مسلمانوں میں باہمی اتفاق و اتحاد پیدا کرنا۔ اور لوگوں کو نیکی کی تلقین، اور برائی سے اجتناب کی ہدایت کرنا۔

(۲) استنداء علی الکفار ورحماء بنہم کی صفت اپنے میں پیدا کرنا۔ اللہ کے دشمنوں سے بیزاری اور ایمان والوں کی غمگساری و دلداری و اعانت کو اپنے پر لازمی سمجھنا۔

(۳) واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلماً کے مطابق کسی کے ساتھ خاصہ یا مجاہدہ اور الدل الخصاصہ فطرت کے اشخاص کے ساتھ مکالمہ و مناظرہ سے اجتناب،

(۴) تراہم رکعاً سجداً یتغون فضلہ من اللہ ورضوانا سیما ہم فی وجہہم من آخر السجود کی صفت پیدا کرنے کے لئے نماز پنجگانہ کی جماعت کے ساتھ پابندی، روزہ رکھنا اور بشرط استطاعت زکوٰۃ و حج کا فریضہ انجام دینے کے علاوہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو مقدم سمجھنا۔

(۵) رسوم و رواج، زندگی کا دستور العمل اور دنیا تمدن و معاشرت آتائے نامدارِ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق بنانا۔

(۶) اللہ ایک ہے لا شریک ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری نبی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا مدعی کا قرعے سیدنا ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ رضی اللہ عنہم و حیلہ صحابہ امت کے لئے تجویز ہدایت ہیں ائمہ الربعہ حضرت امام ابوحنیفہؒ مالکؒ شافعیؒ احمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک کی پیروی بھی باعث فلاح و نجات ہے صرف عمل نجات کے لئے کافی نہیں نجات کی مدار عقائد پر ہے عقائد کے بغیر عمل کوئی چیز نہیں فوج محمدیؐ کا ہر رضا کار ان امور پر رکتے ہوئے دوسرے فرقوں کو احسن طریق سے صراط مستقیم پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیکھا۔

(۷) اسلام کے سیاسی غلبہ اور مسلمانوں کی ہر قسم کی برتری و تفوق کے لئے ہر ممکن اشیاء و سرفروشی کے لئے تیار رہنا۔

(۸) ہر قسم کی منشی اشیاء شلاً شراب بھنگ وغیرہ کے خلاف جہاد کرنا۔

(۹) بلا لحاظ مذہب و ملت ہر قوم کے ضعیف مظلوم و بے کس افراد کی خدمت کرنا اور خدمتِ خلق کے لئے ہمیشہ آمادہ عمل رہنا۔

(۱۰) اپنے افسران بالا کی اطاعت، پریڈ میں باقاعدہ حاضری، ضبط و نظم و نسق کی پابندی کے ذریعہ اپنے میں ایشیاء و خدمت کا جذبہ پیدا کرنا، تھلاث عشویہ کا مکملہ

### نظام عسکری کے مجوزہ مناصب اور عہدے

یہ تمام نظام امیر العساکر کے ماتحت ہوگا۔ امیر العساکر کا تقرر براہ راست ادارہ کی طرف سے ہوگا۔

(۱) امیر عسکر۔ مقامی جماعت کا افسر اعلیٰ ہوگا اس کا تعلق براہ راست امیر العساکر سے ہوگا۔ تمام سپاہیوں پر ضبط رکھنا پریڈ سکھانا، ماتحت عہدیداروں و سپاہیوں کی ترقی یا تنزل کے متعلق سفارش کرنا اس کے فرائض میں داخل ہوگا۔

(۲) نائب امیر عسکر، امیر عسکر کی عدم موجودگی میں اس کے کام سرانجام دیگا پریڈ یا ملاحظہ کے وقت فوج کو تیار کر کے امیر عسکر کو سب اچھا بولے گا۔

(۳) امیر فوج، مقامی فوج کے نصف حصہ کا افسر ہوگا۔ نائب امیر عسکر کی عدم موجودگی میں اس کے کام سرانجام دیگا۔ اپنے سپاہیوں کی اچھی یا بری کارگزاری کی رپورٹ امیر عسکر کے پاس پونچھائیگا۔

(۴) ناظم فوج، مقامی فوج کے ۱/۴ حصہ کا افسر ہوگا۔ امیر فوج کی عدم موجودگی میں اس کے کام سرانجام دیگا اور سپاہیوں کو پریڈ پونچھانا اور معمولی معمولی مناقشات کا فیصلہ کرنا اس کے ذمہ ہوگا۔

(۵) ناظم خاص، امیر العسکر کی طرف سے جو احکام ملیں ان کو افسروں و سپاہیوں تک پونچھانا اور سپاہیوں کی اخلاقی حالت کی رپورٹ امیر عسکر تک پونچھانا اس کے فرائض میں داخل ہوگا۔

(۶) مہتمم، کیمپ کے موقع پر عسکر کے خورد و نوش اور ہر قسم کے سامان مہیا کرنے کے لئے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اور کیمپ لگانے والے دستہ کا رکن اعلیٰ سمجھا جائیگا۔

(۷) ناظم اول، اس کے ماتحت دس سپاہی ہونگے اور کیمپ کے موقع پر محافظ کا دستہ کا نگران ہوگا۔

(۸) ناظم، اس کے ماتحت پانچ سپاہی ہونگے اور کیمپ کے محافظ دستہ کے نگران کا نائب ہوگا۔

(۹) خزانچی، عسکر کے کل مدخل و مخارج کا حساب اس کے پاس ہوگا۔

(۱۰) کاتب، عسکر کے دفتر کے تمام کاروبار اس کے متعلق ہونگے۔

(۱۱) حامل اللواء، علم اسلامی اٹھائے گا۔

نوٹ (۱) امیر عسکر۔ نائب امیر عسکر و امیر فوج کے انتخابات مقامی جماعت کی مجلس شوریٰ کی سفارش پر

ادارہ کرے گا (۲) ناظم فوج و ناظم خاص کے انتخابات امیر عسکر کی سفارش پر امیر العساکر کریگا (۳) بقیہ

تمام انتخابات امیر عسکر کے اختیار میں ہونگے (۴) تمام افسروں و عہدیداروں کے نام انتخاب ہونیکے بعد

ادارہ میں صحیح ضروری ہیں (۲) تمام افسروں و عہدیداروں کے لئے علیحدہ علیحدہ مخصوص نشان ہونگے جو مرکزی ادارہ سے لینگے۔ (ناظر امور عسکر یہ اسلامیہ)

## اعلانات

مہتاجب ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر یہ بھیرہ

(۱) انصار الاسلام کا فرض ہے کہ جریدہ شمس الاسلام بھیرہ، جریدہ خبایہ الاسلام گلوالی دروازہ اترسر جریدہ الارشاد اترسر، جریدہ الفلاح چھوٹی لال کڑتی پشاور، جریدہ الاسلام کوٹلوہ کلکتہ کی سرپرستی کریں یہ جرائد خاکساریت و اتحاد کی تردید کے لئے جاری ہوئے ہیں۔ اپنے حلقہ کی کارگزاری کسی روپوں بھی اشاعت کے لئے ان جرائد میں ارسال کیا کریں۔ اور ان جرائد کی توسیع اشاعت کو اپنا مذہبی فرض قرار دیں۔

(۲) ڈیرہ اسماعیل خان۔ بنوں اور میانوالی کے اضلاع میں جب قدر انصار الاسلام (فوج محمدی) کی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں وہ پریڈ سکھانے کے لئے حضرت صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب سجادہ نشین ترک، ضلع میانوالی ناظم اعلیٰ احتساب سے امداد طلب کریں حضرت ممدوح ان کے پاس پریڈ کرانے والے عسکری کورواں کروینگے۔ دیگر امور کے متعلق ان اضلاع کی جماعتیں حضرت صاحبزادہ محمد فخر الزمان صاحب سجادہ نشین کوٹ چائن ڈاک خانہ کالاباغ سالار اعظم فوج سے مشورہ طلب کر سکتی ہیں۔

(۳) خدمت خلق اور دیگر کارگزاری کی ہفتہ وار رپورٹ مولانا محمد داؤد صاحب ناظر امور عسکر یہ ادارہ محمدیہ عسکر یہ نیکلہ ضلع راولپنڈی کے پاس ہر جماعت کا ناظم ارسال کر دیا کرے۔

(۴) ”انصار الاسلام“ کے نشانات بازو پر چسپاں کرنے کے لئے دفتر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ سے طلب کئے جائیں نشان کی قیمت دو پیسہ فی نشان مقرر کی گئی ہے جمیع معاونین و انصار کو چاہیئے کہ نصرت اسلام کا یہ امتیازی نشان اپنے بازو پر چسپاں کرے۔

**ہدایات القرآن**، عیسائیوں کے مشہور رسالہ حقائق قرآن کا مبلغ، رو نیز اسی رسالہ کے ذریعہ میزرائیوں کے مخالطات بھی دور ہو سکتے ہیں۔ عیسائی لاکھوں کی تعداد میں حقائق قرآن، کہ ہر سال مفت تقسیم کرتے ہیں ہذا ہدایات القرآن کی وسیع اشاعت نہایت ضروری ہر قیمت فی سیکڑہ پانچ روپے فی نسخہ ایک آنہ۔ ملنے کا پتہ: فدیجر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ پنجاب



## تحقیق المسائل

## اقسام کفر

از مولانا مولوی برکت علی صاحب چشتی گورکھ پوری (کواٹ)

آج کل اکثر مسلمان انگریزی کالجوں اور یورپ کے علمائے مذہبی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کے باوجود قرآن کریم کے اردو تراجم اور چند اردو تفاسیر دیکھ کر قرآن کے مفسرین رہے ہیں اور ہر ایک کے خیال میں یہ سمایا ہوا ہے کہ قرآن کو میں ہی سمجھا ہوں سابقہ و موجودہ علمائے دین جنہوں نے کلام ربانی اور احادیث نبوی کے سمجھنے کے لئے علوم عربیہ کی تحصیل کی اور دور دراز ملکوں کا سفر طے کر کے قرآن و حدیث کو پڑھا اور سمجھا ہے وہ غلط کار اور نا سمجھ تھے اور ان کا مذہب غلط ہے اور طرہ اس پر یہ ہے کہ قرآن کریم کی تاویلات باطلہ کرنے کے علاوہ کلمات کفریہ کہتے اور اپنی کفریات سے اپنی تفسیفات اور تالیفات کو پر کر کے عوام میں شائع کر رہے ہیں اسپر حب علمائے دین و ماہران علوم عربیہ ان کے کفریات پر تنبیہ کرتے ہیں تو پھر بجائے اسکے کہ یہ لوگ اپنی کفریات سے تاب ہوں انہی علمائے دین کو برا بھلا کہنے لگتے ہیں اور عوام سادہ لوح مسلمان جہاں ان کے ہم خیال ہو کر یہ کہتے ہیں جو مولوی و ملا مسلمانوں کو کافر بنا تے ہیں۔ کیا کلمہ شریف پڑھنے والا اور قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والا بھی کفر کا فر ہو سکتا ہے ایسے لوگوں کے اس مخالف کو دور کرنے کے لئے بندہ کفر کے چند اقسام لکھ کر عام مسلمانوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ ایسے کفریات بکنے والوں کے ہم خیال نہ بنیں بلکہ ان سے ان کے کفریات سے توبہ کرائیں۔ جانا چاہیے کہ کفر کی تین قسمیں ہیں۔

- (۱) اعتقادی جیسے سوا اسلام کے باقی مذہب والے اس میں مبتلا ہیں۔ مثلاً عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ وغیرہ،
- (۲) کفر لازمی یعنی کفار کے کام کرنا۔ جیسے زنا، چوری وغیرہ اس سے فسق و فجور لازم اس کے مرتکب کو فاسق و ناجر کہا جائیگا۔ چنانچہ طبقہ اسلام میں عوام فاسق و فجور اسی میں مبتلا ہیں۔ تاوقتیکہ مرتکب ان امور محرّمہ کا انہی حلت کا قائل نہ ہو اسے کافر نہیں کہا جائیگا۔

(۳) کفر التزامی یعنی باوجود اعتقاد توحید و رسالت و ایمان بالقیمہ وغیرہ و سجاواری نماز روزہ حج وغیرہ کسی مصنوعی حکم سے انکار صریحاً یا تاویلاً باطلہ کر دیا جائے یا نبی کے کسی معجزہ ثابت بالکتاب یا بالسنت یا بالسنت المتواترہ سے انکار کرے یا کسی نبی کو فاسق و کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ نہیں کرے یا سب کے یا نبی کے کسی قول فعل یا استحقاق یا استہزا کرے یا شخص اس کفر التزامی میں مبتلا ہو۔ زمانہ موجودہ یا سابقہ میں علمائے دین سلف و خلف نے ایسے ہی لوگوں کو ملحد یا جہال یا کافر کہا ہے۔ اور ان پر فتوے کفر لگائے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں مرزائے قادیانی، اور

عنایت اللہ شرتی پر۔ تو یہ کفر کفر التزامی ہے نہ کفر اعتقادی نہ لزومی۔

**مسئلہ** نبی خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سابی تو ہین کرنے والا بالاتفاق جمہور علمائے اسلام خاصکرائمہ اربعہ کے نزدیک واجب القتل ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں۔ لیکن امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ بالمجاہظ استنباط نصوص قرآنیہ فرماتے ہیں ایسے شخص کی توبہ بھی قبول نہیں۔ ثبوت کے لئے مشاہی باب الاسرئداد مالا بدئہ قاضی ثناء اللہ صاحب یانی پتی اور حاشیہ مصباح الانام وحلاء الظلام فت میں یوں لکھا ہے ومن قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم قد مات ولم یبق فیہ نفع اصلاً وانما هو طارف وقد مضی ان ذلک کفر فی المذاہب الا راجعہ بل ہو کفر عند جمیع الاسلام یعنی جو شخص یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گیا ہے اور اب وہ بے کار و بے اختیار ہے اس میں کوئی نفع نہیں ہرگز یہ کفر ہے مذاہب اربعہ میں بلکہ یہ کفر ہے سب مسلمانوں کے نزدیک۔

مولوی فتح محمد صاحب تولب لکھنوی اپنی تفسیر خلاصۃ التفاسیر میں بحوالہ کتب تفاسیر سلف آیہ و ما یتیم من نبی الا کانوا بہ لیتکھفون کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں۔

تمسخر بالذین کفر ہے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت سے استہزاء کرنا یا استخفاف کفر التزامی و ارتداد عن الاسلام ہے۔

زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مسلمہ کذاب اسود غسی اہل سیامہ اور خوارج بھی مسلمانوں میں سے تھے۔ اور اہل قبلہ نمازیں پڑھتے خدا کو ایک رسول کو برحق آخری نبی مانتے اور قیامت پر ایمان رکھتے تھے مگر صحابہ کرام نے ان سب کو کافر محمد بن عبد اللہ کے قتل کر دیا۔ بلکہ یہ لوگ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف اور آپ کے ہاتھ پر سبیت کر کے اسلام لائے تھے۔ لیکن بعض ادا عائے نبوت سے اور بعض احکام قرآنیہ کی تاویل باطل کرنے سے بالاتفاق سوائے صحابہ کافر گردانے گئے۔

**قابل ذکر** کفر کا کلمہ خواہ کوئی مسلمان اعتقاد رکھے یا استہزاء دوسرے کو الزام دینے کے لئے بدون استنادہ کافر ہے نیت پر دار و مدار نہیں ہوگا مثیل الفاظ طلاق کہ جب صریحاً کوئی شخص طلاق کا لفظ منہ سے نکالے گا۔ تو طلاق اسکی بیوی پر پڑ جائیگی نیت پر دار و مدار نہیں ہوگا۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی کافر کے کفر کو نقل کرے تو نقل کفر ہو کفر لازم نہیں آئیگا۔ چنانچہ قرآن حکیم نے اس مسئلہ کو کفار کے قصص کے بیان کے وقت تصریحاً بیان کر دیا ہے۔

اے برادران اسلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال و احکام کی توہین و استخفاف و استہزاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور کسر شان کی گستاخی سے بچو ورنہ کفر التزامی میں مبتلا ہو کر حشر الدنیا و الآخرة ہو جاؤ گے اور جو اس میں مبتلا ہیں وہ علانیہ توبہ کر لیں ماعلینا الا البلاغ

# بشارت احمدؑ

## حضرت عالم ربانی محمد و الف ثانی رحمہ کی تحریر

(۱) ترجمہ مکتوبات امام ربانی (مطبوعہ سیکو آرٹ پریس لاہور) دفتر اول مکتوب ۲۰۹ صفحہ ۳۲۲، ۳۲۵ پر ہے۔  
اب ہم اصل بات کو بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شخص کی حقیقت جیسے کہ تعین و جوبی کو کہتے ہیں تعین مکانی کو بھی کہتے ہیں۔ جب یہ مقدمات معلوم ہو گئے تو میں کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کی عالم خلق اور عالم امر سے مرکب ہیں اور وہ اسم الہی جو ان کے عالم خلق کی تربیت کرنے والا ہے شان العلیم ہے اور جو ان کے عالم امر کی تربیت فرماتا ہے وہ معنی ہے جو اس شان کے وجود اعتباری کا مبداء ہے جیسے گزر چکا ہے اور حقیقت محمدی شان العلیم سے مراد ہے اور حقیقت احمدی اس معنی سے کنایہ ہے جو اس شان کا مبداء ہے۔ اور حقیقت کعبہ سبحانی بھی اس معنی سے مراد ہے اور وہ نبوت جو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھی۔ جیسے کہ اس مرتبہ کی نسبت خیر دی ہے اور فرمایا ہے کہ کنت نبیاً و آدم دین الملاء والطین میں نبی تھا جبکہ آدم بھی پانی اور کچھ میں تھا وہ باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے ہے۔ اور اسی اعتبار حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ وسلم نے جو کلمۃ اللہ تھے اور عالم امر سے زیادہ مناسبت رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشخبری اسم احمد سے دی ہے اور فرمایا ہے و مبعثی اب رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد خوشخبری دینے والا ایک رسول کی جو بعد آئے گا۔ اور اس کا نام احمد ہے اور وہ نبوت جو عنصری پیدائش سے تعلق رکھتی ہے وہ صرف حقیقت محمدی کے اعتبار سے نہیں ہو بلکہ دونوں حقیقتوں کے اعتبار سے ہے اور اس مرتبہ میں آپ کا تربیت کرنے والا وہ شان اور اس شان کا مبداء ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مرتبہ کی دعوت پہلے مرتبہ کی دعوت کی نسبت زیادہ اتم ہے کیونکہ اس مرتبہ میں آپ کی دعوت عالم امر سے مخصوص تھی اور آپ کی تربیت روحانیوں پر منحصر تھی اور اس مرتبہ میں آپ کی دعوت خلق و امر کو شامل ہے، اور آپ کی تربیت اجداد و ارواح پر مشتمل ہے ۲۱

(۲) اردو ترجمہ مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۹ صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰ پر ہے۔

”احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا نام ہے جو آسمان والوں میں مشہور ہے۔ جیسے کہ علماء نے

کہا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے جو اہل سموات میں سے ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے کی خوشخبری اسم احمد سے دی ہے اور اسم مبارک کو ذات جل شانہ کے ساتھ بہت ہی تقرب حاصل ہے اور دوسرے اسم سے ایک درجہ حضرت ذات جل شانہ کے نزدیک تر ہے یہ اسم اسم مبارک احمد سے ایک حلقہ میم سے جدا ہوا ہے جو اس محبت کا مبداء ہے جو تمام ظہور و اطہار کا باعث ہوئی ہے نیز یہ میم جو اسم احمد میں مندرج ہے قرآن کے حروف مقطعات میں سے ہے جو سورتوں کے اول میں نازل ہوئے ہیں اور پوشیدہ اسرار میں سے ہیں اس حرف مبارک میم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک خاص خصوصیت حاصل ہے جو انکی محبوبیت کا باعث ہوئی ہے۔ اور ان کو سب پر برتری اور فوقیت دی ہے۔

(۱۲) اردو ترجمہ مکتوبات شریف دفتر سوم، مکتوب ۹۶ صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶ پر ہے۔

ان اسرار کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مبارک اسموں یعنی محمد و احمد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نفیر ہاشمی کی طرف سے صادر فرمایا ہے۔

ہمارے حضرت پیغمبر علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام دو اسموں سے موسمی ہیں۔ اور وہ دونوں اسم مبارک قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے محمد رسول اللہ اور حضرت روح اللہ کی بشارت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں اسمہ احمد ان دونوں مبارک اسموں میں سے ہر ایک کی ولایت الگ الگ ہے ولایت محمدی اگرچہ ان کے مقام محبوبیت سے پیدا ہے لیکن محبوبیت صرف ثابت نہیں کیونکہ محبت کی آمیزش بھی رکھتی ہے اگرچہ وہ آمیزش بالاصالت اس کے لئے ثابت نہیں لیکن مقام محبوبیت صرف کی مانع ہو۔ اور ولایت احمدی محبوبیت صرف سے پیدا ہے جس میں محبت کی کوئی آمیزش نہیں ہے یہ ولایت پہلی ولایت سے پیش قدم ہے اور ایک درجہ مطلوب کے نزدیک تر ہے۔ اور محب کو نہایت ہی مرغوب اور پسندیدہ ہے، کیونکہ محبوب میں جس قدر محبوبیت زیادہ ہو اسی قدر اس کی استغنا اور بے نیازی زیادہ ہوتی ہے اور محب کی نظروں میں اسی قدر زیادہ محبوب اور رغما دکھائی دیتا ہے اور اسی قدر زیادہ محب کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنا دیوانہ و فریقینہ کرتا ہے۔

حقیقت تشیع، مولفہ بیٹھلی شاہ صاحب مذہب شیعہ کے سرستہ رازول کا انکشاف فی منکبہ پانچ روپے فی نسخہ ایک آنہ۔

مذہب شمس السلام بھیرہ پنجاب

# منظر

”وہ تیرے آنے سے پہلے“

تھے خانہ بدوش، ہاتھ کھیں، جونِ شت میں پھرتے ہوں دلوائے  
تھا جبر و تشدد کا چرچا، مغرور رعوت والے تھے  
جب ل نے چاہا جوڑ دیا، جب جی میں آیا میٹ دیا  
ہر بات تیغیں پھینکتی تھیں اور رحم و کرم کا نام نہ تھا  
ہر گھر میں خدا تھا سب کا جدا اور گھر میں کے لات و غری  
کا بن کے کرشمے ہر سو عیاں، اس بے بڑے مسخروں  
مدہوشی کے عالم میں، بندے تھے خدا سے دور بہت  
اولاد کو زندہ خاک میں وہ اکثر دفنا دیا کرتے تھے  
اس عہد و فنا کے خرمین پر جب بجلی گرائی جاتی تھی  
بس افقِ عرب پہ چمک اٹھا وہ صبحِ ستارا نورِ بنی

تھی خشک و خراب بینِ عرب ہر طرف ہی تھے سب دیرانے  
و ان خوابِ عیش کی بدستی میں، محکومت والے تھے  
اور ہنسی مغلغل نقشِ قدم کا اک دھندلا سا خاکِ خفا  
انصافِ سحر و واقف ہی نہ تھی اور ترس کا کچھ بھی کام نہ تھا  
سمتِ جہالت کا دورہ ہر طرف تھی ظلمتِ کفر بپا  
تھے آگ کے شعلے بھی نیرواں، اور شمسِ قمرِ معبود جہاں  
اندھنوی وہ بتی تھی، اور اس پہ بھی سرور بہت،  
سرورِ زنئے وہ جھگڑو نپیر آپس میں لڑ کر مرنے تھے  
عصیان کے ذریعہ عالم پر جب ظلمت چھائی جاتی تھی  
تو رحمتِ حق کے جوش کو پھر یہ بات گوارا ہی نہ ہوئی

”یہ تیرے آنے کے بعد“

بجلی تھی چمک کر کوئلہ گئی اٹھتے ہی گھٹا وہ برسِ سڑپی  
وہ جامِ قہیر و جہنم نہ رہا وہ ہو شر یا ساقی نہ رہے  
وہ غضبِ عناد ہوئے خصمت وہ رسمِ جور و جفا نہ رہی  
تو جید سکھا دی دنیا کو پھر عرب کے رہنے والوں نے

ہر دل میں درد کی ٹیس اٹھی، ہر لبِ جگر میں آگ لگی،  
بس شاہ و گدا سب ایک ہوئے وہ ظلم و ستم باقی نہ رہے  
وہ سجدہ سیم پیش نیاں وہ شانِ لات و غری نہ رہی  
اک دھومِ مجاہدی عالم میں اسلام کے ان ستاروں نے

احسانِ جہاں پر باقی ہے محبوبِ خدا کے یاروں کا  
صدیقِ نبی و عمر عثمانؓ و علیؓ اے شوقِ خصوصاً جاؤں کا

(شوقِ پیلافی)





# آخری نبی

## حضرت مجدد صاحب کے مکتوبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد و صلوة کے بعد میرے فرزند مولانا ان اللہ کو واضح ہو کہ نبوت سے مراد وہ قرب الہی ہے جس میں غلیت کی آمیزش نہیں ہے اور اس کا عروج حق تعالیٰ کی طوف میلان رکھتا ہے اور اس کا نزول غلق کی طرف، یہ قرب بالاصالت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نصیب ہے اور یہ منصب انہی بزرگواروں کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ منصب نبوت حضرت سید البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے نالاج ہوں گے۔

حاصل کلام یہ کہ تاجداروں اور خادموں کو اپنے مالکوں اور صاحبوں کی دولت اور پس خوردہ سے حاصل ہوتا ہے پس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے قرب سے ان کے کامل تاجداروں کو بھی حصہ حاصل ہوتا ہے اور اس مقام کے علوم و معارف اور کمالات بھی بطریق وراثت کامل تاجداروں کو نصیب ہوتے ہیں۔

خاص کندنبہ مصلحت عام را

خاص کرتی ہے اک کو تا بھلا مو عام کو

پس خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد اس کے کامل تاجداروں کو بطریق تبعیت و وراثت کے کمالات نبوت کا حاصل ہونا اسکی خاقیت کے منافی نہیں ہے فلا تکن من המתین کچھ شک نہ کرو،  
(ترجمہ مکتوبات شریف، دفتر اول مکتوب ۳۰، صفحہ ۶۹۰)

۱۲) "جاننا چاہیے کہ منصب نبوت حضرت خاتم الرسل علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اس منصب کے کمالات سے تاجداری کے باعث آپ کے تاجداروں کو بھی کامل حصہ حاصل ہوا ہے یہ کمالات طبقہ صحابہ میں زیادہ ہیں اور تابعین اور تبع تابعین میں بھی اس دولت نے کچھ اثر کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد یہ کمالات پوشیدہ ہو گئے ہیں اور ولایت ظلی کے کمالات جلوہ گر ہوئے ہیں۔ لیکن امید ہے کہ ہر اس سال گزرنے کے بعد یہ دولت از سر نو تازہ ہو اور علیہ اور شیوع پیدا کرے اور کمالات اعلیٰہ ظاہر ہوں اور ظلیہ پوشیدہ ہو جائیں اور حضرت محمدی علیہ الرضوان ظاہر و باطن میں اس نسبت علیہ کو رواج دی گئے۔"  
(مکتوبات شریف، دفتر اول صفحہ ۲۸۱ مکتوب ۲۶۰)

(۱۳) در انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام اہل جہان کے لئے سراسر رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلق کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور ان بزرگواروں کے ذریعے بندوں کو اپنی جناب پاک کی طرف بلایا ہے اور دارالسلام کی طرف جو اس کی رضا کا مقام ہے دعوت فرمائی ہے وہ بہت ہی بدبخت ہے جو کرم کی دعوت کو قبول نہ کرے اور اس کی دولت کے دسترخوان سے فائدہ حاصل نہ کرے ان بزرگواروں نے حق تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ پہنچایا ہے سب پہنچا ہے اور حق ہے۔ اس کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے عقل اگرچہ حجت ہے مگر حجیت میں ناقص ہے۔ حجیت کاملہ دبالہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی کی بعثت سے حاصل ہوئی ہے۔ جسے بندوں کے لئے عذر کا کوئی موقع نہیں چھوڑا۔ پیغمبروں میں سے اول حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان میں سے اخیر و خاتم النبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایمان لانا چاہئے اور سب کو معصوم یعنی گناہ سوا پاک اور راست گو جاننا چاہئے ان بزرگوں میں سے ایک پر ایمان نہ لانا گویا ان تمام پر ایمان نہ لانا ہے کیونکہ ان کا کلمہ متفق ہے اور ان کے دین کے اصول و احادیث حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو آسمان سے نازل فرمائیکے تو حضرت خاتم الرسل علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی متابعت کریں گے (ترجمہ مکتوبات شریف - دفتر سوم مکتوب ۱۷ ص ۳)

(۱۴) اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں فرمایا ہے لو کان بعدی بنی لکان عمر ورضہ اگر میرے بعد کوئی بنی ہوتا تو عمر ہوتا۔ یعنی کمالات و لوازم جو نبوت میں درکار ہیں سب حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں موجود ہیں۔ لیکن منصب نبوت حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے اسلئے منصب نبوت کی دولت سے مشرف نہ ہوئے۔

(ترجمہ مکتوبات شریف - دفتر سوم ص ۷، ص ۷ مکتوب ۲۲)

**آفتاب ہدایت**، مولفہ شمس الاسلام مولانا ابوالفضل دیر اس کتاب میں مذہب شیعہ کی حقیقت کامل طور پر واضح کی گئی ہے شیعوں کے حیلہ مطاعن شیعوں کی فقہ کے گھٹاؤں نے مسائل شیعوں کے اصول و فروع المہنت کی صداقت پر قرآن و حدیث اقوال ائمہ سادات رکت شیعہ کے حوالہ سے پر زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں اس کتاب کی موجودگی شیعہ کے مقابل میں زبردست حربہ کا کام دیتی ہے مجتہدین شیعہ اس کے جواب سے عاجز ہو چکے ہیں شیعہ کے حیلہ اغراض کے ددان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت تین روپے میجر شمس الاسلام بصرہ پنجاب

# مشرقی کا محکمہ تعذیر

(از موصوفہ سحرمدی)

غایت اللہ مشرقی مانی خاکساران نے ۱۰ فروری ۳۹ء سے ایک محکمہ تعذیر قائم کیا ہے اس کا اعلان ۱۰ فروری کے پرچہ الاصلاح میں ہوا۔ مجھے تعذیر کا لفظ کھٹکا۔ کہ مشرقی کو باوجود اس قدر علمیت کے اتنا بھی پتہ نہیں کہ تعذیر کا لفظ غلط ہے۔ لیکن میں نے اسے کاتب کا تصرف سمجھا۔ مگر چونکہ اس تاریخ سے تادم تحریر (۱۰ مئی) وہ لفظ ہر ہفتے تعذیر ہی لکھا جاتا ہے۔ اس لئے مجھے کوئی شبہ نہیں رہا۔ کہ یہ لفظ اس یورپ کے علامہ کو اتنا ہی نہیں اور وہ یہ نہیں جانتا۔ کہ تعذیر اور تعزیر میں کیا فرق ہے ورنہ ۱۴ ماہ میں یہ لفظ درست ہو جاتا۔ دوسری بات جو میں نے نوٹ کی وہ یہ ہے کہ اسی مضمون میں مشرقی نے لکھا ہے یہ ادارہ علیہ خواہشمند ہے کہ ہندوستان کے طول و عرض میں ہر جگہ ہر مقام ہر شہر علاقے میں خدائے ذوالجلال کے حقیقہ فرشتوں منکر نیکر کی طرح جو کندھوں پر بیٹھے شخص کے روزانہ اعمال لکھتے جاتے ہیں ادارہ علیہ کے دنیاوی منکر نیکر بھی قلم لکھتے جاتے ہیں جو ہر علاقہ کا عمل لکھ لکھ کر بھیجتے جاتے ہیں (الاصلاح ۱۰ فروری کا قلم ۱۳)

یہ دوسری بات ہے جو مشرقی علمیت کا بھانڈا عین چور ہے میں کھوڑ رہی ہے۔ اسے یہ بھی علم نہیں کہ کاتبان اعمال کون ہیں اور منکر نیکر کون، حالانکہ دینیات کا ایک ادنیٰ طالب علم جانتا ہے کہ منکر نیکر دو فرشتے قبر میں سوال و جواب کے لئے آتے ہیں نہ کہ روزانہ اعمال لکھنے والے، اس کے باوجود دعوے کرتے ہیں کہ مشرقی ہی دین کو سمجھتا ہے اور علماء نہیں سمجھتے بھلا جسکو اتنی موٹی باتیں بھی نہ آتی ہوں۔ اسے دینیات پر عبور کیسے ہو سکتا ہے۔

اس قدر تو تہید تھی اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ وہ ہوندا۔

اس محکمہ کے ماتحت ہر ہفتہ سناؤں کا اعلان کیا جاتا ہے میں اس مضمون میں یہ نہیں بتانا چاہتا۔ کہ درہ سے کیا مراد ہے۔ کیونکہ دیکھنے والے جانتے ہیں کہ محرم کی بیٹی اتار کر اسے کہا جاتا ہے۔ کہ ماٹھے اوپر اٹھاؤ اور آگے جھک جاؤ۔ کپڑے بدستور پہنے ہونا ہے بیٹی کا قسم آہستہ سے اسکی پیٹھ پر لگایا جاتا ہے یہ ایک درہ ہو گیا۔ نہ ہی میں اس مضمون میں اس بات پر بحث کرنا چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو سنا کے طور پر نماز روزہ کا حکم دینا کس قدر مضحکہ خیز ہے کیونکہ یہ عبادات ہیں اور ہون کے لئے باعث راحت ہیں۔ ہاں اگر یہ سنا رہے۔ تو منافقوں یا کافروں کے لئے جو نماز روزہ کے قریب نہیں جاتے۔ ہون کے لئے تو کثرت عبادت باعث ازدیاد

شوق ہے۔ البتہ مجھے یہ دکھانا ہے کہ یہ سزائیں کیسی ہیں۔ اور ان میں انصاف کہاں تک ہے۔ اور ان کا یہ دعوے کہاں تک حق بجانب ہے کہ جس طرح خدا کی جناب سے بندے کو بغیر کسی جرح قدح بغیر کسی وکیل کی وکالت کے بغیر کسی گواہ کی شہادت کے بغیر کسی محبت کے دن مقرر کرنے کے سزا ملتی ہے اور اس سزا کو خدا کی عدالت کی سزا کہا جاتا ہے اسی طرح ادارہ علیہ کی عدالت سے سزائیں طول و عرض ہند میں ہفتہ وار نافذ ہوں۔ الاصلاح۔ ۱۰ فروری ۳۹ء کالم ۳،

چند جرم اور سزائیں ملاحظہ ہوں اور اس کے بعد تبصرہ ملاحظہ ہو، وہوذا۔

تاریخ اعلان سزا

جرم	مجرم	سزا	تاریخ اعلان سزا
بے عملی	سلطان احمد سالار قیصر گنج	تنبیہ	الاصلاح
"	عبد الغنی امیر خاص نبوں	سخت تنبیہ	۲۴ مارچ ۳۹ء
"	محمد حسین سالار محلہ کیتھل	۱ درہ	
"	فیض محمد حیرت ہوشیار پور	۲ درے	
"	میر بادشاہ جاں بازار پشاور	۳ درے	
"	فیض محمد حیرت ہوشیار پور	۵ درے	۱۰ فروری ۳۹ء
علم نصیب نہ کیا	افت شاہ سالار محلہ روات	۵ درے	۱۰ فروری ۳۹ء
"	احمد دین وکیل سرگودھا	سخت تنبیہ	۱۲ مئی ۳۹ء
"	محمد عظیم سالار تحصیل نبوں	۱ درہ	۲۴ مارچ ۳۹ء
"	احمد علی خان سالار نبوں	تنبیہ	
افسردہ لاکھ توہین	محمد یونس خان خاکسار کوہاٹ	۲ درے	۱۰ فروری ۳۹ء
دستور العمل کی	عبدالرشید سالار نبوی	۲ درے	۵ مئی ۳۹ء
خلافت دہری	پیشکش خان ایم ایل اے ناظم اعلیٰ	۵ ماہیں نفی روزہ سخت تنبیہ	۲۸ اپریل ۳۹ء
سالار جنگ کی حکم دہی	محمد ایوب سالار علی راولپنڈی	تنبیہ	۲۸ اپریل ۳۹ء

ایسی بہت سی سزائیں نقل کی جاسکتی ہیں لیکن مشتے نمونہ از خردارے اور میرے مضمون کی غرض کو پورا کرنے کے لئے اس قدر کافی ہیں چاہئے تو یہ تھا۔ کہ ایک تصور کی ایک ہی سزا ہوتی۔ خواہ مجرم امیر ہوتا یا غریب افسر ہوتا۔ یا ماتحت جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت چوری میں ماخوذ ہوئی آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ سفاکش کی گئی تو آپ نے فرمایا بفرض محال اگر میری بیٹی بھی چوری کرتی تو میں اسکا بھی ہاتھ کاٹتا۔

لیکن یہاں ظاہر ہے بے عملی کی سزا تنبیہ سے ۵ دروں تک ایک ہی تاریخ میں دی گئی ہے اور لطف یہ ہے کہ فیض محمد سیرت کو، زفر وری کو بے عملی پر ۵ دروں کی سزا ملتی ہے لیکن اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا، اور اسی طرح بے عمل رہنا ہے اب اس کو زیادہ سزا ملنی چاہئے تھی۔ لیکن ۲۴ مارچ کو اسی جرم پر اسے صرف ۲ درے سزا دی جاتی ہے۔ علم نصب نہ کرنے کا معاملہ بھی اسی طرح دیکھ لیا جائے۔ اور دستور العمل کی خلاف ورزی کے معاملہ میں پیر بخش خان بڑا آدمی ہے اسے سخت تنبیہ کی جاتی ہے نمازوں اور وزروں کا حکم تو گویا ایک مذاق ہے اور عبدالرشید سالار نبوی کو ۲ دروں کی سزا ملتی ہے۔ حالانکہ پیر بخش خان کا تصور عبدالرشید سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔

دوسری بات اس معاملہ میں یہ ہے کہ جرم کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے علم کا نصب کرنا استفادہ اہم نہیں جس قدر افسر مالاک کی توہین لیکن توہین پر محمد یونس خان کو ۲ دروں کی سزا ملتی ہے اور اسی تاریخ کو علم نصب نہ کرنے پر الف شاہ کو ۵ درے سزا ملتی ہے اور سالار جنگ کی حکم عدولی پر جو نہایت سنگین جرم ہے محمد ایوب سالار علی کو صرف تنبیہ کی جاتی ہے دستور العمل کی خلاف ورزی سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس سے تو جماعت کا وقار ہی ختم ہو جاتا ہے لیکن اسکی سزا سخت تنبیہ اور دو دروں سے ابھی تک نہیں ٹہری۔

اسکے علاوہ ۱۲ مئی کے اصلاح میں ایک معاون نے تجویز کی ہے کہ چہزہ نہ دینے والے معاونوں کو سزا ملنی چاہئے اس کا جواب ملتا ہے معاونوں کو سزا دینا ابھی پیش از وقت ہے۔ کیوں صاحب کیا اس لئے کہ ان سے مالی مدد ملتی ہے۔ اور ان کے سوخ سے کافی فائدہ پہنچتا ہے۔ ناظرین اندازہ لگالیں کہ یہ سزا سن کر کیا ہیں اور ان کا اثر کیا ہو سکتا ہے والسلام (مومن سرحدی)



**کشف التبلیس** حصہ اول و حصہ سوم، مؤلف سید ولایت حسین شاہ صاحب دیوری، یہ کتاب شمس السلام کے ساتھ طبع ہو چکی ہے اس کی چند کامیاں زائد طبع کرائی گئی ہیں شائقین جلدی طلب کریں۔  
شیخہ کا رسالہ، اکئی دفعہ طبع ہو چکا ہے اس کتاب کے ذریعے شیعوں کے نور ایمان یا ظلمت کفر کی حقیقت واضح کی گئی ہے ان کے اعتراضات کے جوابات نہایت ثنات و شائستگی سے دئے گئے ہیں۔

قیمت ہر دو حصہ ۸

**تحریک قادیان** - مؤلف جناب سید حبیب صاحب، الگ اخباریاست لاہور قادیان کے غفائد پر مکمل تبصرہ اور رد، قیمت ایک روپیہ  
ملنے کا پتہ، میجر سالہ شمس السلام بھیرہ (پنجاب)



# شیعوں کی تبر ابازی حکومت پنی

ڈیڑھ ماہ سے لکھنؤ کے بازاروں میں روزانہ شیعوں کی زبان سے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے خلاف سب دشتم اور بدترین نجاشی کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ سینوں کے قلوب رنج و غم سے پگل رہے ہیں۔ مگر حکومت آج تک شیعوں کے ساتھ نرمی و عاطفت کا پرتاؤ کر کے اپنی عاقبت نااندیشی کا ثبوت دے رہی ہے۔ تعزیرات ہند دفعہ ۲۹۸ کے بھرموں کے ساتھ قانونی سلوک کر کے بجائے ان کو ہنگامی قانون کے ماتحت گرفتار کرنا قانون کی زبردست توہین ہے۔ ہندوستان کے آٹھ کروڑ سنی پیلے ہی حکومت کی روش سے بیزاری کا اظہار کر رہے تھے اب سنا گیا ہے کہ حکومت یوپی شیعوں کو بعض شرائط کے ماتحت تبر کا حق عطا کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اگر یہ افواہ صحیح ہے تو ہم حکومت کے ارکان کو تنبیہ کر دینا چاہتے ہیں کہ مندوں کے آٹھ کروڑ اہل سنت کے مذہبی پیشواؤں کو گالیاں دینے کا حق عطا کرنا ملک کے عدل و عرض میں خوفناک خاہ جنگی، فسادات اور مہلک خونریزی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ دنیا کا کوئی قانون انسانیت کا کوئی منہ الطیہ اخلاق کسی قوم کے افراد کے ایسے مطالبہ کو جائز قرار نہیں دے سکتا۔ اہل سنت اپنے مذہبی پیشواؤں کے ناموس کے تحفظ کے لئے ہر ممکن قربانی سے دریغ نہ کریں گے افسوس ہے کہ ملک میں ایک بھی شیعہ لیڈر ایسا نہیں جس نے اسی منفسدانہ تحریک کی مذمت کی ہو۔ اس تحریک کے اثرات سے صوبہ پنجاب بھی محفوظ نہیں رہا۔ اس لئے حکومت پنجاب کا فرض ہے کہ اس صوبہ کے امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے تبر اباز جھٹوں پر قانونی پابندیاں عائد کر دے۔

اہل سنت کا فرض ہے کہ ہر مقام پر جلسے کر کے تبر ابازی ٹیشن کی پوزور مذمت کریں اور اس کے خوفناک نتائج سے حکومت کو آگاہ کرنے کے لئے پاس شدہ قراردادوں کی نقول منڈت ہے۔ بی نیت وزیر اعظم حکومت یوپی، لکھنؤ اور سرسکند رجیات صاحب دیر اعظم شملہ و اخبارات کے نام ارسال کریں۔

انشاء اللہ مسئلہ تبر اباز آئندہ اشاعت میں مکمل روشنی ڈالی جائیگی۔ اور جریدہ ہذا کا آئندہ پرچہ شیعہ نمبر کے نام سے موسوم ہوگا۔ اور شیعہ مذہب کی اس عظیم الشان عبادت کی حقیقت واضح کر کے اس عجیب و غریب فرقہ کی تعلیمات سے عوام کو مطلع کیا جائیگا۔ نیز لکھنؤ کی تبر ابازی ٹیشن کے سلسلہ میں ملک بھر کے شیعہ لیڈروں کے کلانے اور سنی کہلانے والے محمد لیڈروں کی ممانعت فی الدین کار بھی آشکارا کیا جائیگا۔ و ما توفیقی الا باللہ

## درویشانہ التجا

محترم برادران اسلام! اب زمانہ جمیع خرچ اور لافانی سے کام نہیں چل سکتا۔ بلکہ عمل کر کے دکھانے کا زمانہ ہے۔ پہلے نور افصاضی بڑی بڑی ضخیم کتابیں عربی اور فارسی میں تصنیف کر کے قرآن مجید کو مشکوک بتاتے رہے اور اصحاب و ازواج رسول اللہ کو نامناسب الفاظ میں پیش کرتے رہے، اولاً کافی میں اسکی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے بعد ہر آنکھ آمد براں فرید کرد۔ بعد ازاں باقر مجلسی نے جو کئی دہن بڑی بڑی کتابوں کا مصنف ہے، دل کھول کر گالیاں دی ہیں نہ صرف اصحاب ثلاثہ اور عشرہ مبشرہ اور مہاجرین و انصار کو بلکہ ازواج مطہرات پر بھی طعن سے اشتراک نہیں کیا، پچا پچا حیات القلوب جلد دوم میں ایک علیحدہ باب قائم کر کے اسکا عنوان بھی اس بد رنگ نے ان الفاظ پر رکھا ہے۔ .... باب در بیان احوال شقاوت مآل عائشہ و حفصہ، لیکن اب تو اردو میں بحیاب مہفتہ وار اخبارات اور ماہوار رسالہ جات اسی کام کیلئے وقف ہیں ذیل کے اخبارات و رسالہ جات میں سے جسکو اٹھا کر دیکھا جائے سوائے بد گوئی اور بد کلامی کسے اور سمیں نہ تو قرآن کا کوئی درس ہوتا ہے، اور نہ رسول خدا کی پاکیزہ تعلیمات۔ ماں سر لہر بغض و عناد اور تفرقہ اندازی و تبرا بازی سے بھر پور ہوتے ہیں۔ رسالہ اصلاح کچھو رسالہ انجیل لاہور۔ الواظ لکھنؤ۔ رسالہ مصحف ناطق۔ رسالہ انوار القرآن رب عکس نہند نام ترنگی کا نور، رسالہ جانتے الجائیشہ، احمیرا۔ رسالہ حیر و شیر رسالہ کفر شکن، رسالہ سہیل مین، رسالہ تہر خدا بردشتان، العبد رسالہ عذاب الباری بر صیحہ التجاری، اخبار و تحف سیا لکھٹ، اخبار شیعہ لاہور، اخبار نصف، اخبار سرفراز و اخبار دبیر لکھنؤ اخبار ذوالفقار وغیرہ وغیرہ جسکی پوری تعداد مجھے معلوم نہیں، بلکہ اب تو علانیہ تبرک کرنے کا حق حاصل کرنے کے لئے شیعوں نے لکھنؤ میں رسول نافرمانی کی مہم شروع کر رکھی ہے لہذا ناموس صحابہ کا تحفظ فرض عین ہے، اہل سنت کو اس مقدس فرضیہ کی انجام دہی کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیے ان کے مقابلہ پر اہل سنت کی طرف سے ایک اخبار آفتاب لکھنؤ مہفتہ وار، اور دوسرا ہی رسالہ شمس السلام بھیرہ ماہوار صوبہ پنجاب کا ہے جسکے واسطے راقم آٹم کا اپیل زیب عنوان ہے، کئی سالوں سے ناظرین کرام کو پے درپے توجہ دلائی گئی ہے مگر خدا نے برخاست، خدا ارادہ اسلام کو زندہ رکھنا مقصود ہے اور اپنے مذہب کو رواج کی مشرکانہ تعلیم سے بچانا نظر ہو تو فی الحال اس رسالہ شمس السلام کو فوراً مہینہ میں دو بار چھپوانے کا نتیجہ فرما لو اس کے متعلق میرا ناچیز مشورہ یہ ہے کہ اول مہتمم رسالہ موجودہ سائر اور موجودہ اوراق کو برقرار قائم رکھیں۔ اور خریداران کے ذمہ دو کام لازمی ہیں ایک چندہ بجائے عیر کے عکس سالانہ نوپا پیشگی روانہ فرمادیں۔ دوم

ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک خریدار اور پیدا کریں تاکہ دفتر مقروض ہو کر زیر بار نہ ہو جائے اور میں بذات خود بجائے  
چکر کے پانچویں بطور امداد دینے اور سنی آرڈر کرنے کے لئے تیار ہوں۔

بالخصوص بندہ اس وقت اعلیٰ حضرت حضور والا محمد ناصر الملک صاحب ایڈہ اللہ تعالیٰ والے لئے  
چترال اور خباب مستطاب والا نشان محمد فرید خان صاحب والے ریاست امب ضلع ہزارہ اور حضرت  
خليفة صاحب سجاد نشین سرحد شریف وغیرہ سجادہ نشینان پنجاب وروسائے پنجاب کو متوجہ کرنا چاہتا  
ہوں کہ وہ ہمارے اس رسالہ کو امداد و تکریم و تقویت بخشیں کہ ہم حرام و حلال  
نبیلہ مند خان زادہ غلام احمد خان ننگش۔ از سنگو ضلع کوہاٹ۔

## ایک شیعہ مجتہد اور ننگش

ایک شیعہ مجتہد صاحب کا خط میرے نام بوساطت مولانا ظہور احمد صاحب بذریعہ ڈاک موصول ہوا۔ مجتہد  
صاحب کی طویل عبارت کو چھوڑ کر ان کے سوالات درج کر کے ان کے جوابات دے چکے ہیں۔ تاکہ  
احقاق حق ہو سکے۔ مجتہد صاحب لکھتے ہیں۔

۱۔ حضور کی بیٹی ایک بے قل لا ذواجب و بناقلک الی آخرہ..... یہاں سنت کی  
جمع نبات ہے لیکن یہ جمع تعظیم کی ہے اس کی نظیر رندع ابناء نا و ابناء کمہ و نساء نا و نساء کمہ  
یہاں لفظ نساء نا جمع ہے اور طرفین سے مسلم کہ اس سے مراد نبی نبی فاطمہ ہے جیسا یہ تمیز تعظیم ہے۔ و  
هو کذا اللہ (۱۶) ولا نورث ولا نورث ما ترکنا صدقہ والی حدیث کو عموماً آپ حضرات  
پیش کر کے اولاد سرور کائنات کو وراثت سے محروم کرتے ہو لیکن اس حدیث کو تحریف کر کے نفید چھوٹ  
مارتے ہو اس کا معنی دراصل یہ ہے لا نورث ای مال الغیر (ولا نورث ای الخیر مالنا) یعنی ہم  
غیروں کے مال کے وارث نہیں ہوتے اور نہ غیر ہمارے مال کے وارث ہوتے ہیں اس حدیث سے خلافت  
وغیرہ مثلاً فذک شریف تمام کی تمام منسوب معلوم ہوتی ہے اچھا ما ترکنا صدقہ ای ما ترکنا من قال  
فہو صدقہ یعنی ہم ایسا مال نہیں چھوڑتے کہ پس وہ صدقہ ہو جائے جو ابد و اور تخریک للحمیتین کرو۔

(۱۷) مروا ابابکر فلیصل بالناس اس حدیث سے تم خلافت غصب کرنا چاہتے ہو لیکن اس کا معنی آپ  
نے نہیں سمجھا اگر امامت ابوبکر کرتے حکیم رسول مقبول تو حضور یوں فرماتے مروا ابابکر فلیصل بالناس  
ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کا امام بنے، نہیں فرمایا اس کو کہ لوگوں کے ساتھ ملکر نماز پڑھے میں آتا ہوں چنانچہ آپ نے

تشریف آوری فرمائی بالناس کے تشیل ر صورت نزدیک ای التعلق ووردی مکان یقرب منه زید  
پھر ریل بالناس ای ملتقى بالناس من المقتدین۔ یہیں سوال کہ جسکی جزامیرانغیر مذہب ہے  
اگر پورے پورے طور پر واضح فرما کر اپنی متن کو ماء خوشبو سے مصفا کریں

السائل فداحین مجتہد ضلع ڈیرہ غازی خان۔

**جواب سوال** اس کتاب کافی پسند کردہ امام مہدی کے ص ۲ باب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تزوج خدیجہ فولد منه انفاسم۔ رقیہ۔ زینب۔ واد کلثوم۔ الطیب۔ الطاهر۔ والفاطمہ  
یعنی حضرت خدیجہؓ کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی ہو گئی تو ان کے بطن سے رسول  
کریمؐ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہو گئے جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ رقیہ، زینب، ام کلثوم  
اور فاطمہؓ دو م کتاب حیات القلوب جلد دوم ص ۱۱۲ در بیان احوال اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
دختران آنحضرت چار فرزند یعنی آنحضرت کی چار بیٹیاں تھیں، اول زینب، دوم رقیہ، سوم ام کلثوم  
اور ان ہر دو کو مدینہ میں حضرت عثمان کے نکاح میں رسول خداؐ سے گئے تھے بلکہ رقیہ سے ایک بیٹا بھی  
حضرت عثمان کا بنام عبد اللہ پیدا ہو کر بچپن ہی میں فوت ہوا تھا۔ اور وہ دونوں دختران رسولؐ مدینہ ہی  
میں واصل حرمت الہی ہو گئے۔ چہارم فاطمہ

مسموم کتاب زاد المعاد مکتب ص ۱۳ میں دوازدہ امام کے ساتھ نبی کریمؐ کے ذیل بیٹوں پر درود و سلام  
ملاحظہ ہو اللھم صل علی رقیہ بنت نبیک اللھم صل علی ام کلثوم بنت نبیک کیا باقر  
مجلسی جیسا دشمن صحابہؓ کو کی بد زبانی اور لعن طعن بہ نسبت صحابہ کرامؓ دیکھتے ہوں اس کے لئے صرف  
حیات القلوب جلد سوم کافی ہے۔ اہل بیت کے سوا اوروں کے لئے اور صلوة کا کلمہ زبان پر لاسکتا تھا۔ اور  
یاغیروں کو نبی کریمؐ کی بیٹی قرار دیکر اس کو دعائے حرمت سے یاد کر سکتا تھا۔

چہارم شیعوں کی تفسیر مقبول دہلوی سورۃ اعراب ص ۲۸ کا ترجمہ تحت لفظ ملاحظہ ہو۔

یا ایہا النبی قل لا زواجک وبناتک وفساء المؤمنین اے نبی اپنے ازواج اور اپنی  
بیٹیوں سے اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہ دو

مجتہد صاحب تفسیر مقبول نو سر اسر اصحاب پیغمبرؐ کو گالیوں میں بہت مشہور ہے جسکی آپ کیساتھ لغات  
کی ضرورت تو غالباً نہ ہوگی لیکن اس موقع پر ترجمہ میں اس سے جھوٹ نہ بن سکا۔ اور آپ کی طرح قلبنہیں فرمایا  
کہ درحقیقت لڑکی تو ایک ہی تھی یعنی بی بی فاطمہؓ لیکن خدا نے تعظیماً بجائے تنک بنات کا لفظ جمع فرما دیا۔  
انسوس کہ یا قر مجلسی نے ابو یوسف کلینی نے آپ کی رائے کے برخلاف چار چار لڑکیاں بیان فرمائی ہیں۔





ہو کہ تو بھلی اقول واضح ہو کہ یہ اعتراض شیعوں میں اباعن جبر جلا آتا ہے باوجودیکہ علمائے اہل سنت شک اللہ  
سعیم اسکے جواب سے فارغ ہو چکے مگر وہ لوگ جن کی حالت تیلی کے پیل کے مشابہ ہو دن بھر جلا پھرو میں  
کا وہیں۔ انہیں ان جوابوں سے کیا حاصل یہی اعتراض طوسی نے تجرید العقاید میں کیا ہے۔ اور علامہ قوشچی  
علیہ الرحمۃ نے وہیں شرح تجرید میں اس کا جواب بھی دیدیا ہے۔ ۵

کون سنتا ہے کہانی میری اور پھر وہ بھی زبانی میری

اس وقت میں درہ عمری و ذوالفقار حیدری ہو تو ایک جواب کیا ہزار کے ہزار جواب ان واحد میں تسلیم  
کر لئے جاویں۔ ہاں اتنی بات اور یاد رکھنے کی ہے کہ حضرت مخض ان ہی بوسیدہ اعتراضوں میں ایک دم  
کھنکس کر ان کو بنا دیتے ہیں۔ طوسی علیہ السلیحہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے حضرت عثمان پر اعتراض  
کیا تھا اور آپ نے تبارج یزیدی کو بھی داخل اعتراض کر دیا حالانکہ یہ بات احمق سے احمق بھی سمجھ سکتا ہے کہ  
یزید پلید سے بیچارے حضرت عثمان کو کوئی سروکار نہیں پھر اس کے افعال غیبیہ کے سبب یہ کیوں مطعون کئے  
جائیں بہر کیف طوسی کے اعتراض کا علامہ قوشچی یوں جواب دیتے ہیں واجب عنہ بانہ انما ولی من

۳۳

ولیه لظنہ ازہ من اهل الولاية ولا اطلاق علی السوا و انما علیہ الاخذ بانظاہر الفراء  
عند تحقیق الفسق و معاویہ کان علی الشامی زمن عمر ایضا و انما ظہر منه الفتن فی زمان  
علی انہ قتل

یہاں شارح علیہ الرحمۃ نے اس اعتراض کے تین جواب دے دیے (۱) خلیفہ چرب اسی قدر شرعاً و عقلاً غرضی  
ہے کہ بروقت تقرری عامل یہ دیکھ لے کہ آیا شخص قابل کے ہے یا نہیں اور اس کے طرز و عادات بظاہر بھی  
ہیں یا برے اور بعد تقرر و تعین اگر اس شخص سے کوئی فسق و فساد ظاہر ہو تو اسکو موقوف کر دے۔ پس حضرت عثمان  
نے جس کو عامل بنایا اسکو بظاہر قابل ہی سمجھ کر بنایا اور بعد میں جس کا فسق متحقق ہو گیا اسکو مغضول کر دیا چنانچہ ولید  
وغیرہ کے ساتھ یہی معاملہ کیا گیا غرض دونوں صورتوں میں ان پر کوئی الزام نہیں۔ (۲) حضرت معاویہ کو خلیفہ سوم  
نے شام پر تعین نہیں کیا تھا جو بھلا یہ الزام بھی ہوتا۔ وہ تو خلیفہ دوم ہی کے وقت سے شام میں متعین تھے (۳)  
اگر حضرت عثمان کے وقت میں امیر معاویہ سے یہ سب محاربات و مقالات ظاہر ہوتے تو خیر وہ اس کے  
کسی قدر ذمہ دار ہو سکتے تھے اور بعد ظہور فتن امارت شام سے ان کو مغضول کرنا لازمی ہو جاتا۔ اور یہاں تو  
اس شر و فساد کی حضرت عثمان کو خبر نہیں جو کچھ ہوا ان کی بعد خلافت مرقضوی میں ہوا پھر یہ الزام اگر ہو گا تو جناب  
امیر پر نہ رجعت تو تقرری حضرت عثمان پر رضی اللہ عنہم،

واضح ہو کہ اول و سوم جواب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اعتراض کو رفع کر دیا۔ کمالاً خفی، ان دندان شکن

جوابات کے بجائے اگر حضرات شیعہ سٹ و دھری سے کام لیں اور انصاف و تدین کو راہ ندیں اور کچھ نہ سمجھیں تو خدا ن سے سمجھے ہم بار بار کہ چکے ہیں کہ شیعوں کے اعتراضات بظاہر خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر ہوتے ہیں مگر اگر غور سے دیکھیں تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ جاتے ہیں اور مکارڈان سیا کی یہی علامت ہے کہ محبت اہل بیت و بعض خلفاء ثلاثہ کے پیروی میں دراصل شارع اسلام علیہ وآلہ والصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مگر شیعہ غایت تعصب سے کچھ نہیں سمجھتے اور یودیوں کے مفرخانات باطلہ کو سیر و چشم دین و ایمان بنا لیتے ہیں اسی اعتراض کو دیکھئے کہ حسب روایات شیعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سارے فتنوں کا علم تفصیلی حاصل تھا۔ ابوبکر کا خلافت کو غضب کرنا اس کے بعد خلیفہ ثانی و ثالث کا غاصب خلافت ہونا غرض جنگ حمل یھفین کر بلا سب سے آپ با تفصیل واقف تھے اس پر بھی آپ ابوبکر وغیرہ کا قلع قمع نہ کر گئے۔ اور بعد علیہ اسلام ایک ابوبکر کیا شہر ابوبکر کا استیصال بھی کوئی دشوار امر نہ تھا۔ تمامی جبارہ قریش کو آپ نے نیت و نابود کر دیا اور ایک ابوبکر کا کچھ نہ ہو سکا یا ابوبکر ہی کے سہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی زور چلا کرتا تھا۔

۳۴

سلیم کی روایت شیخے لما قتل الحسين بن علي طالب عليهما السلام بمكي ابن عباس بكاء شديداً  
 رانی تولد و لقد دخلت علی ابن عم رسول الله صلی الله علیہ وسلم بنی فارقا خرج لی صحیفه وقال  
 لی یا ابن عباس هذا صحیفه املاها رسول الله صلی الله علیہ وسلم وخطی بیدة قال نقلت  
 یا امیرا المومنین اقرأها علی فقرءها فاذا فیها کلی شیء متدقبض رسول الله صلی الله علیہ وسلم  
 وكيف ائتمل الحسين ومن یقتله ومن یصوره ومن یتشهد معه ومکی بکاء شديداً واکافی  
 وکان فیما قرء لا کیف یضع به وكيف یتشهد فاطمه وكيف یتشهد الحسين وكيف تقدیره  
 الامه فلما قرء مقتل الحسين ومن یقتله اکثر البکاء هم ادرج لصحیفه و فیها ما کان وکیون الی  
 یوم القیامه وکان فیما قرء احوالی بکرم وعباد وعتقان وکم علی کل انسان ما هم وكيف یضع علی  
 علی ابن ابی طالب یزید بن الحنفی الخ (منہن الکلام) ایہ... حضرت عثمان کو تو ما کان وکیون کی خبر بھی تھی  
 تھی پھر اگر کسی نے ان کے بعد قتل و قتل کیا تو اس کا ان پر کیا الزام ہے نعوذ باللہ من سوء الفہم بلکہ اگر ظر انصاف  
 تو ان الزامات کے موروثی الحقیقت جس محتبی ہوتے ہیں کیونکہ حضرت معاویہ کے حالات کا پورا تجربہ ہو چکا تھا حضرت  
 علی کے وقت سے ان کے خصائل و عادات کو دیکھ رہے تھے۔ تجربہ وغیرہ سب کو جانے دیجئے بقول روافض آپکو  
 علم لدنی حاصل تھا۔ یحییٰ میں لوح و کرسی کا ملاحظہ فرمایا کرتے تھے پھر اس ملہ پر وازی کے ساتھ کیوں خلافت سے  
 علیحدہ ہو گئے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر کے تبوع سے تابع بن گئے۔ اور اہل بیت کے لئے مظالم کے



بیج ہو گئے۔ اگر خلافت کو خود نہیں سنبھال سکتے تھے تو امام حسینؑ ہی کے حوالہ کر دئے ہوتے۔ اصول شیعہ کے موافق امام حسینؑ کو بھی زندہ کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو امام بخش ہوا اس نے نہ دینے پر مجبور کیا یا یہ کہ آپؑ نے ان کو قابل خلافت نہ سمجھا۔ ثانی وجہ کو شاید شیعہ نہ تسلیم کریں۔ مگر اول سے غالباً گریز نہ ہو گا ورنہ اکابر شیعہ امام حسنؑ کو ترک خلافت پر مجبور و سوز و غمہ المسلمین اور نذل المسلمین کا کیوں خطاب دیتے

### مبحث الرضاء بالقضاء

## ذکر امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی عنہ

قولہ مشہور ہے کہ بر صبح شہادت جب آپؑ نماز ادا کرنے کو چلے تو مرزا بایاں حضرت کے پاس مبارک میں لیٹ گئیں مگر آپؑ نے کچھ خیال نہ فرمایا اور ان کو چھڑا کر سب میں تشریف لائے اور خود اذان فرمائی اور خود ابن لمحم کو جگایا۔ **اقول** (۱) اس سے خلفائے ثلاثہ پر افضلیت نہیں ثابت ہوتی۔ پہلے آپکو حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا واقعہ شہادت معلوم ہو چکا ہے جب روایت شیعہ حضرت فاروقؓ نے اپنے قاتل کی آزادی کی سفارش فرمائی یہ بھی آپؑ کو معلوم ہے ان واقعات کو چشم بصیرت سے دیکھئے (۲) اذا جاء القدر ذهب البصر مشہور جملہ ہے یعنی تقدیر کے آگے انسان اندھا ہو جاتا ہے (۳) اس واقعہ کو رضایا بالقضاء سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ حسب معتقدات شیعہ حضرات شیعہ ائمہ کی جان ان کے قبضہ اختیار میں ہوتی ہے وہ اپنے اختیار سے جیتے مرتے ہیں پھر رضایا لقتنا کہاں پائی گئی بلکہ یہ تو از قبیل خود کشی معلوم ہوتا ہے (۴) بروایات صحیحہ ثابت کر دو و دودہم خوط القناد قولہ اگر کوئی شخص نبوہ حضرت علیؑ کی بہ شب ہجرت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر خواب کرنے کو سٹر امیر علیؑ صاحب کی کتاب روح اسلام ص ۱۲۵ تا ۱۲۸ میں پڑھ کر خیال کرے تو بیشک یہ کہ اٹھیکا۔ کہ حضرت ویسے رانسی برضار ہے، جیسے حضرت اسماعیل پور غیو قرآن صاحب مدارج النبوة لکھتے ہیں کہ اسی واقعہ کی نسبت حضرت علیؑ علیہ السلام کی شان میں یہ آیت مازل مونی ومن یشی فی نفسه ابتغاء رضوات اللہ واللہ رؤف بالعباد **اقول** شب ہجرت کا بیان مغضی ہو چکا ہے اس کو رضایا بالقضاء سے لے کیونکہ شیعہ تو یہ کہ نہیں سکتے کہ سب ارشاد نبویؐ چونکہ خلافت نبوت کا زمانہ تیس برس تک غائب یہ سال پرے ہو گئے تو آپؐ نے یہ مناسب نہ سمجھا۔ کہ خلافت نبوت کے بعد امارت مذکورہ کو اختیار کریں۔ اسلئے کنارہ کشی اختیار فرمائی ایسا آپؐ تو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت بھی خلافت راشدہ مٹھ کر اور دوسرے امام ثالث و ائمہ تابعہ کی امامت منصوصہ (لکاز عم الشیخ) غلط ہو جائیگی۔ خلفائے ثلاثہ کی عداوت ایسا کہنے کی انہیں بھلاکب اجازت دے سکتی ہے فلحدۃ اللہ علی اعداء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ۱۲ منہ غفر اللہ لہ۔



اپنی طاقت و جمعیت کی وجہ سے بہت زوروں پر تھے حضرت علی علیہ السلام نے بلانوح سورہ براءت بمقابلہ حم غیفر پڑھا اور مطلق خوف نہ کیا اتھوا قول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھا کچھ جناب امیر ہی کی خصوصیت نہیں تھی کمامر۔ بلکہ آپ یہاں بھی حضرت صدیق ہی کی تبعیت فرماتے رہے۔

## ذکر امیر المؤمنین سیدنا الصدیق رضی اللہ عنہ وادخل من عاداہ فی النار الحرق

قوالہ، علامہ سیوطی نے دشمنوں میں لکھا ہے کہ شبِ اخراب خندق کو حضرت رسول مقبول نے فرمایا کہ جو کوئی اس وقت لشکرِ مخالف کی خبر لاے گا۔ تو قیامت میں وہ شخص میرے ساتھ ہوگا لہذا حضرت نے خاص طور پر حضرت ابوبکر کو جانے کو کہا مگر حضرت ابوبکر نے خوفِ جان جانے سے صاف انکار کیا اقول واہ رے تیری صفائی کیوں نہ ہو حجِ این کار از تو آید و شہیاں ہمیں کند خیر اگر سچے ہو تو محرم کے ڈنکے کی چوٹ لعنة اللہ علی الکاذبین، بھی پڑھ دو۔ مگر اس وقت بھی یہ خوف ہے کہ کہیں اذالہ تستسحیٰ فاضع ماضیت کا مضمون نہ ہو اور عار کو ناز پر نزیح نہ دی جائے بہر حال حسب ارشاد حضرت خیر العباد علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کہ جہنم میرے صحابہ کو بڑا کہا جائے تو لعنة اللہ علی شہو کہ پڑھ دیا کرو لعنة اللہ علی شہو کہ پڑھے دیتا ہوں۔ مگر جس شخص کی ہمارے جوابات سابقہ پر نظر ہوگی وہ حضرت متعرض کے صدق و تدین سے خوب واقف ہوگا پس یہ روایت دو حال سے خالی نہیں یا تو سرے سے افتراء محض ہے یا مستل یہ تحریف یہود، ورنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جکی شان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کنت متخذ اخلیل لا اتخذت ابابکر خلیل ان صاحبکم خلیل اللہ رواہ ابن ماجہ وغیرہ من الثقات اور جو بنفس قرآنی اتقی الناس ہو کیا عا وۃ ایسے شخص سے ارشاد نبوی کی مزج مخالفت ممکن ہے یوں تو اہل سنت کے نزدیک حضرت ابوبکر معصوم ہیں نہ حضرت علی بمقتضائے بشریت دونوں حضرات سے صدور عصیت بائز ہے، مگر گفتگو و تورع میں ہے بہر کیف جس کسی کے پاس دشمن ہو تب صحیح نقل کر دیکھے اعتراض کی حقیقت اور متعرض کی دیانت وہیں کھل جائیگی۔

علاوہ اس کے یہ فرمائیے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجری و جاسوسی کے لئے عام حکم دیا تھا اس وقت جناب امیر کو یوں نہیں رضینا بالقضا کہ فرما اٹھ کھڑے ہوئے پس جب جناب امیر ایسا شخص جسکی موت و حیات علی زعم الامام میرا اوس کے قبضہ اقتدار میں ہو گا کہ ایذا رسانی سے ڈر جائے تو ذہن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نسبت جن کو اپنی جان کے لالے پڑے تھے، کون سی جائے شکایت ہے چنانچہ حضرت متعرض نے یہ بھی نہیں لکھا کہ حضرت صدیق کے انکار کرنے پر بھی جناب امیر طید ہوئے یا نہیں

فاعتبروا یا اولی الابصار

## ذکر اعدالہ اصحاب امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

قولہ مقبولہ فریقین ہے کہ جہاد یا صلح کے وقت جو کچھ جناب رسول مقبول فرماتے تھے وہ موافق حکم رب العالمین فرماتے تھے بروز صلح حدیبیہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک پیغام لیکر مکہ جانے کو کہا حضرت عمرؓ کو خوف جان نے اس قدر گھیرا کہ راضی برضا رہا اور کینا رجاتا رسول مقبولؐ کے حکم صریح کی نافرمانی کی اور صاف کہہ دیا کہ میں نہ جاؤں گا مجھ کو کفار قریش مار ڈالیں گے، دیکھو سیرۃ الفاروق ص ۵۲، ۵۳ اقول یہاں سر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا تو راضی برضا الہی و تابع اشد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم ہونا اچھی طرح ثابت ہو گیا۔ کہ آپ بموجب فرمان واجب الادعانہ شریف لے گئے اور علیہ کفار کا کچھ خوف نہ فرمایا۔ الفضل ما شہدات جہ اعداء اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ پر متعرض نے جو اعتراض کیا ہے اس بنیان کا جواب تفصیل تمام پہلے لکھ چکے ہیں وہاں دیکھو علاوہ اس کے الزام مخالفت حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جناب امیرؓ بھی بچ نہیں سکتے اسی صلح حدیبیہ کا قصہ ہے کہ جب کفار سے صلح ہونے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے صلحنامہ لکھوانا شروع کیا اور اس میں محمد رسول اللہ لکھوایا تو سبیل جو اہل مکہ کی طرف سے صلح کو آیا تھا اس نے کہا کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ جانتے تو ہرگز زیارت خانہ کعبہ سے منع نہ کرتے اس کی جگہ محمد بن عبد اللہ لکھوائے حضرت نے جناب امیرؓ سے فرمایا کہ اچھا رسول اللہ کا لفظ مٹا دو اور اس کی جگہ ابن عبد اللہ لکھ دو۔ آپ کہنے لگے تم تو ایسا ہرگز نہ کر سکیے۔ اور کاغذ صلحنامہ کو پھینک دیا۔ اور غصہ میں تلوار اٹھا لی۔ پس آپ نے خود وہ کاغذ اٹھا کر دست شریف سے اس لفظ کو مٹا کر اس کی جگہ ابن عبد اللہ لکھ دیا۔

### فائدہ

اس مقام میں گفتگو ہے کہ یہ لکھنا خود دست مبارک تھا۔ یا لکھوانے کو حجاز لکھنا فرمایا گیا ہے جماعت اولے نے اس کو معجزہ قرار دیا ہے اور قول ثانی کے موافق مطلب ہو رہا ہے و التفصیل فی المدارج۔

پس جب امام معصوم سے آداب اقصیٰ ہو کر اس طرح آنکھ بد لکر مخالفت نبوی پڑیل گئے تو حضرت عمرؓ جو بالاتفاق معصوم نہیں کیا الزام ہے۔ اب واضح ہو کہ علمائے اہل سنت شکر اللہ سعیم رحمہ اللہ علیہا پر کاہتم نے حسب طرح سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے مکہ نہ جانے کی معقول وجہ بیان کی ہے اسی طرح سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے اس انکار و اعراض کا بھی جواب شافی دیا ہے صاحب مدارج النبوة علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، ”وایں اتنا علی ازحو لفظ رسول اللہ نہ از باب ترک امتثال است کہ متلزم ترک ادب است بلکہ عین امتثال و ادب و ناشی از غایت عشق و محبت است انتہی کلامہ الشریف، مگر و انقض و خارج کو جب حق بینی و راستی سے سرکار ہی نہیں، فلا یجاء

اللہ بہم فی ای وادھلکوا

## ذکر افضل نختین سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قولہ جنگ جنین میں جس وقت کہ ایک جہاز میں سے کچھ شرک کل کو حملہ آور ہوئے تو آپ سچوت جان نکل بھاگے اور باوجودیکہ حضرت علی اور حضرت عباس حکم حضرت رسول مقبول کے پکارتے رہے آپ نے ایک نہ سنی اور حضرت رسول کو دشمنوں میں چھوڑ کر گھر کی راہ لی **اقول** یہ سلم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایسے وقت میں کہ کفار مکہ خوش و خروش میں تھے بارشاد نبوی مکہ تشریف لے گئے اور غایت رضا بالقضا سے اعداء دین کا کچھ خیال نہ کیا پھر ایسے وقت کے تفرق پر کہ ایسے وقت کا تفرق واقف منصف کے نزدیک قابل مواخذہ نہیں سپر بھی ان کے اس صوری تفرق کو حق سجانہ نے معاف فرمایا کما مر بالتفصیل حضرت عثمان پر اعتراض کرنا ناشی از خبت نفس ہے اللھم اللھمنی رشتہ دی واعذ فی من شئ نفسی (۲) اور مغرورین کو حضرت علی کا پکارنا ثابت نہیں من ادعی فعلیہ البیان کاش فقط حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا نام لیا جاتا۔ چنانچہ اصل بات بھی یہی ہے تو نہ معلوم حضرت علی کی اس میں کون سی کسر شان تھی کہ خواہ مخواہ یہ تحریف کی گئی، مگر کیا کیجئے۔

خوئے بدر طبعیتہ کہ نشست نرود خبر برگ کہ از دست

(۳) علاوہ اس کے خود حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ آواز دینے کے ساتھ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے پھرے کہ جیسے ہرن اپنے بچہ کی طرف و فرید التفصیل فی المطولات و مر بعض ذلک فیما سبق تعجب ہے کہ صاحب ظلمت کفر نے بحث شجاعت صدیقی میں تفسیر مصباحی سے حضرت صدیق پر اعتراض کیا ہے مگر آپ کو وہاں حضرت عباس کا یہ ارشاد کہ مغرورین صحابہ آواز سنتے ہی لوٹ آئے نظر نہ آیا بیشک ہر گز حشیم نباشد مشعل بچہ کا راہید

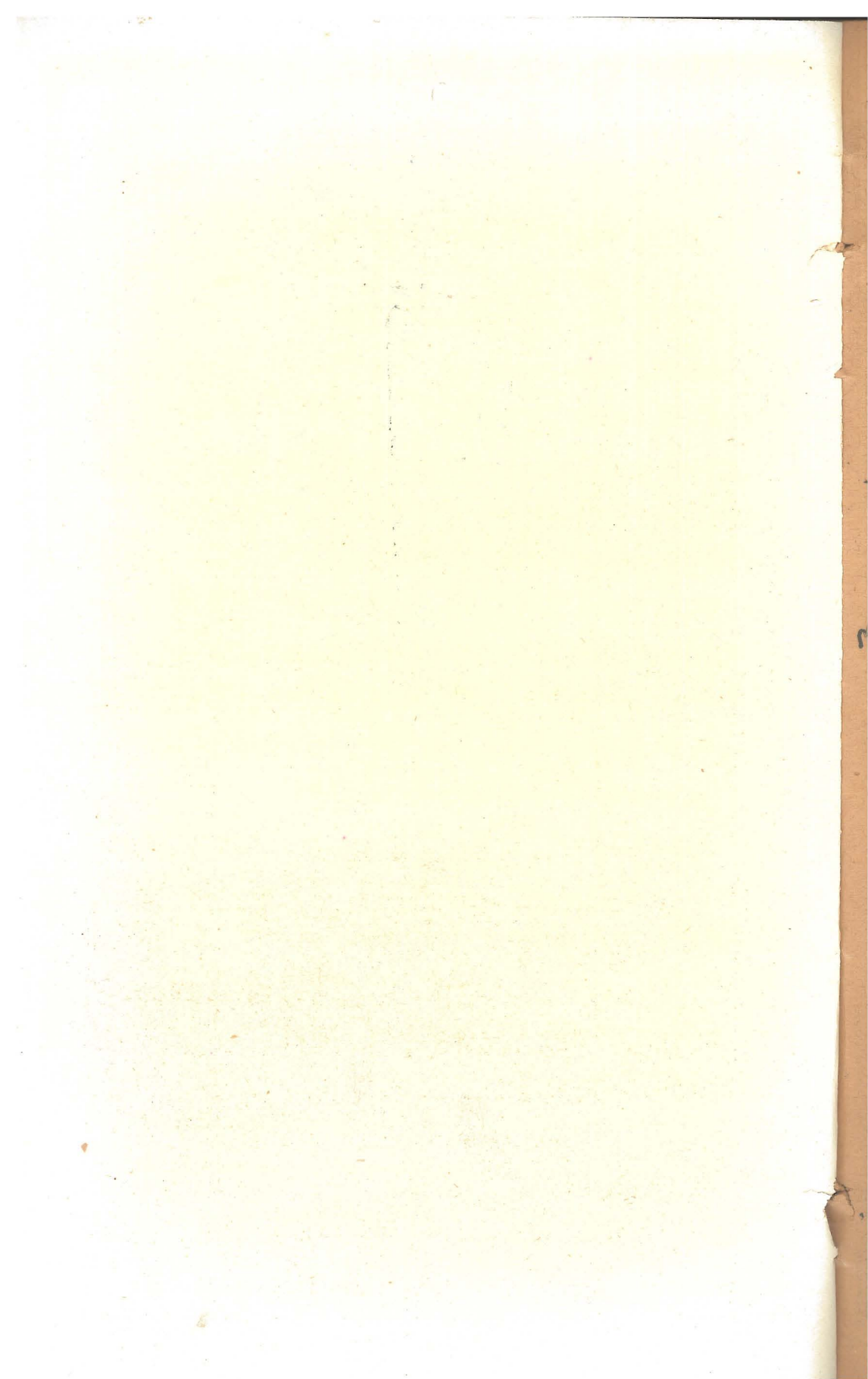
**فائدہ جلیلہ** کہ درباب فضیلت مرتضوی متغیرین کی ہرزہ سرانیاں اس وقت قابل التفات ہو سکتی کہ کثرت اعمال کو مدار فضیلت کہا جائے۔ حالانکہ یہ تصریحات اکابر امامیہ کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک مدار فضیلت قرب خداوندی و کثرت ثواب عند اللہ ہے حسب کو حسب قدر قرب الہی حاصل ہے اسی قدر اسکی فضیلت بھی ہے اور قرب کا ادراک بدوں اعلام حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام عقل و قیاس سے ممکن نہیں پس جبکہ حق میں نص فضیلت ہوئی وہی افضل بھڑے گا و کیجئے آپ کے علم الہدیٰ اپنے املائیہ میں تحریر فرماتے ہیں، اعلم انہ لا طریق من حجتہ العلم و العقل الی القطع بفضل کما اخر لان الفضل الموعی فی هذا الباب هو زیادۃ استحقاق الثواب ولا سبیل الی معرفۃ مقدار الثواب من طواہر فعل الطاعات وان الطاعتین قد

نیتسا و بان فی ظاہر الامر وان زاد ثواب واحد علی الاخر زیادۃ عظیمۃ و اذا المرکب للحقول فی  
ذلت مجال فالمرجع فیہ الی السمع فان دل سمع مقطوع بہ من ذلت علی شیئی حول علیہ  
والا لکان الواجب التوقف والنشل انقضى رپس مقرر من یا دوسرے حضرات شیخ کو یہ کیسے معلوم ہو  
گیا کہ مثلاً شجاعت مرقضوی جو بزم شیعہ حضرت صدیق سے بد جہاز لڑے اور ان کے منافقات تعداد میں ان  
کے مجاہدات سے زیادہ بحیثیت ثواب بھی مجاہدات حیدری کو غزائے صدیقی پر افضلیت ہے ممکن ہے کہ قلیل  
ہی کثرت ثواب میں کثیر سے زائد ہو۔ اور علم الہدیٰ کی تحقیق روایات اہلسنت کے بھی موافق معلوم ہوتی ہے  
ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حساب فاروقی کو شمار میں شماروں کے برابر فرمایا اور پھر ان  
تمام نیکویوں کو حضرت صدیق کی ایک نیکی کے مساوی ٹھہرایا۔ اسی طرح دوسری حدیث میں وارد ہے کہ تم میرے  
صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ دوسروں کا جہل احد کے برابر ونا صدقہ کرنا ہمارے صحابہ کے ایک مدجو صد کرنے کے برابر بھی  
نہیں را کما قال پس بغرض مجال اگر تمامی اعمال حسنہ میں جناب امیر حضرت صدیق سے بڑھے ہوں مالا لکیر  
واقعہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ ناظرین معروضات احتقر تحقیق نہیں تو بھی حب تحقیق علم الہدیٰ نص قطعی کے  
بدوں جناب امیر کو افضل کہنا جائز نہیں ہے۔ اور اثبات نص تو انشاء اللہ قیامت تک بھی حضرت شیعہ  
سے ممکن نہیں ولو کان بعضہم لبعض ظہیر و اقلیند کسر هذا التحقیق فانہ نافع لاهل البصیرۃ  
والانصاف و فاطع لعروق الجدل والاعتساف والمحمد لله رب العالمین و صلی اللہ علی

سید المرسلین و آلہ و صحبہ اجمعین



الحمد للہ کہ کتاب کشف التلبیس مکمل طور پر زیر طبع سے آراستہ ہو چکی ہے اس کتاب کے تین حصے ہیں ہر حصہ کی قیمت  
۱۲ ہنر گئی گئی ہے جو صاحب مکمل کتاب حاصل کرنا چاہیں وہ منیجر دفتر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب) سے  
بقیمت ۱۲ طلب فرما سکتے ہیں، علاوہ ازیں دفتر شمس الاسلام سے فض و میر ذمیت اور خاکساریت، و  
دیگر ملحدانہ تحریکوں کے رویں رسائل و کتابیں مل سکتی ہیں خواہ شمسہ حضرات کو کتابوں کی فہرست روانہ کی جاتی ہے،  
شمس الاسلام یعنی مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ پنجاب، اک آرگن اہل سنت و الجماعت کو مذہب  
کی حقانیت و صداقت آشکارا کرنے والا اعدائے دین کی کفر پرور سرگرمیوں کا دلیری  
سے مقابلہ کرنے والا ماہنامہ ہر ماہ کی یکم کو بھیرہ پنجاب سے شائع ہوتا ہے اہل سنت کا فرض ہے کہ حق کی  
آواز کو بلند رکھیں اور جریدہ ہذا کی سرپرستی کر کے تبلیغی ذریعہ انجام دیں چند سالانہ ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ دو آنہ  
ملنے کا پتہ منیجر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)



Printed at the Manohar Press, Sargodha by M. Zahur Ahmad Bugwi, Editor and  
Printer and Published by him from the Office of "Shams-ul-Islam", Bhera.